بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, February 5th, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 4.30 of the clock in the evening with the Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾

ترجمہ - شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم ان باتوں کو جانتے ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔ اور یہ کہ خدا کے پاس نیکیوں کا بڑا ثواب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, February 5th, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 4.30 of the clock in the evening with the Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

ترجمہ - شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم ان باتوں کو جانتے ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔ اور یہ کہ خدا کے پاس نیکیوں کا بڑا ثواب ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : سوال نمبر ۶۲۔

DACOITIES

62. **Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the number or persons killed and robbed in dacoities throughout the country during the period from January, 1983 to November, 1985 ; and

(b) the province-wise details thereof ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a)

Killed	Robbed
122	465

(b)

Punjab		Sind	
Killed	Robbed	Killed	Robbed
13	266	97	131

N.W.F.P.		Baluchistan	
Killed	Robbed	Killed	Robbed
1	53	11	15

Mr. Javed Jabbar : Sir, would the honourable Minister care to comment as to the very strangely high proportion of people killed in Sind as compared to the rest of the provinces. The total number of people killed is 122 but 97 are from Sind.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, the honourable Member is probably aware that there were disturbances in Sind and as a result of those disturbances people killed there were more than in other provinces and, particularly, the incidents of dacoity and robbery had increased during the time of Martial Law, and also as a result of encounters with them, casualties arose and they were higher than in other provinces.

Mr. Javed Jabbar : Sir, does the honourable Minister refer to the movement for the restoration of democracy, *i.e.* the movement launched in 1983. Surely, that was not equitable with robberies and dacoities.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Certainly I did not mean political movement. I meant the highway robberies, and the dacoities in the jungles. I relate an incident that there were about six of our armymen and they had not ammunition and they surrendered. The dacoits just tied them and shot them. So, as a result of such encounters with the dacoits and robbers in the jungles, the casualties have arisen. I have never referred to the political movements to which the honourable Member has referred.

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر موصوف کچھ اس پر روشنی ڈالیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ مارشل لاء جسکا معنی امن ہے اور اس میں لوگوں کی جانوں کے تحفظ کے لئے غیر معمولی انتظام ہوتا ہے اس میں ڈکیتی کی تعداد بڑھ گئی ہے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! مارشل لاء بھی تو ہمارے ہی لوگوں کا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ہر دس سال بعد سندھ میں ایک Phase ہوتا ہے چیف منسٹر صاحب explain کر رہے تھے یہ Phase کبھی اوپر اور کبھی نیچے چلا جاتا ہے خدا کرے اب سویلین حکومت آ گئی ہے ڈکیتی اور robberies کچھ کم ہو جائیں اس وقت ذرا زیادہ تھیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۶۳ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب!

BALUCHISTAN QUOTA IN FEDERAL SERVICES

63. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the share allowed to Baluchistan out of the quota reserved for it in the following Federal services, indicating also, separately, the number of officers in BPS-17 and above, from Baluchistan in the said departments and the percentage thereof at present :

1. Foreign Affairs Group ;
2. District Management Group ;
3. Police Group ;
4. Secretariat Group ;
5. Customs and Excise Group ;
6. Income Tax Group ;
7. Accounts Group ;
8. Railways Accounts Group ;
9. Military Accounts Service ;
10. Postal Group ;
11. Military Lands and Cantonment Group ; and
12. Pakistan Railways Service ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Minister of State for Foreign Affairs Mr. Zain Noorani) : (i) A quota of 3.5% has been reserved for Baluchistan in all Federal Services and is only applicable to posts filled by direct recruitment on all Pakistan basis.

(ii) Group Service-wise number of officers from Baluchistan in BPS-17 and above and their percentage are placed vide Annexure-I.

Annexure I

STATEMENT INDICATING THE NUMBER OF OFFICERS IN FEDERAL GROUP/SERVICES IN BPS-17 & ABOVE AND PERCENTAGE REPRESENTATION OF BALUCHISTAN

(Direct recruitment quota for Baluchistan is 3.5%

S.No.	Occuptional Group/Service	Total number of Officers in BPS—17 and above	Total No. of Officers from Baluchistan in BPS—17 and above	Percentage
1	2	3	4	5
	Foreign Affairs	287	10	3.48%
	District Management	444	37	8.33%
	Police	351	19	5.41%
	Secretariat	557	15	2.69%
	Custom & Excise	228	8	3.51%
	Income Tax	473	15	3.17%
	Accounts	445	11	2.47%
	Railways Accounts	(Included in the Accounts Group)		
	Military Accounts	(Included in the Accounts Group)		
	Postal	112	6	4.92%
	Military Lands & Cantonment	63	4	6.35%
	Railways	98	8	8.16%
	Total	3068	133	4.34%

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ریلوے اور ملٹری اکاؤنٹ میں کتنے افسران بلوچستان کے ہیں؟

Mr. Zain Noorani : Sir, the Railway Accounts and the Military Accounts are included in the Accounts Group. They have not been shown separately. And I do not have the figures but if the honourable Senator would like to have them, I would have them collected and placed them day after tomorrow, on the table of the House.

جناب چیئرمین: جناب میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۶۴۔

PROMOTION OF IMAMS AND KHATIBS

64. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

(a) the procedure adopted for promotion to higher scales of Imam and Khatib of the mosques in Islamabad ; and

(b) the basis for the recent promotion of one or two Imam/Khatibs ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) All appointments are made by Administrator-General (Auqaf) through initial recruitment on the basis of open competition through a Departmental Selection Committee.

(b) No Khateeb/Imam has been promoted.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ضمنی سوال جناب والا! یہ کہہ رہے ہیں کہ خطیب کو ترقی نہیں دی گئی۔ کیا وجہ ہے کہ انکو ترقی نہ دی گئی کیا انکا حق نہیں ہے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: نہیں جناب والا! اس وقت ہمارے پاس (۸۳) مساجد ہیں اور ان میں خطیب جو بی پی ایس گریڈ ۱۶ میں ہیں ایک ہے خطیب بی پی ایس ۱۲ میں ایک ہے اور خطیب بی پی ایس ۱۰ میں پانچ ہیں۔ خطیب بی پی ایس ۹ میں ۷۶ ہیں۔ اور مئوذن اور خادم ۹۲ ہیں اور ان کو جناب والا! پے سکیل وہی دیا جاتا ہے جو کہ ان کی according to qualifications ہوں اور وزارت مذہبی امور اسکا تعین کرتی ہے اور بھرتی کے قواعد و ضوابط وہی ہیں جو کہ اوقاف اس کے لئے وضع کرتی ہے اور خطیب بھی اسی کیٹگری میں آتے ہیں جب ترقی ہوتی ہے تو محکمہ جنکا تعلیمی معیار پورا ہو' انکو ترقی دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ - پروفیسر خورشید صاحب!

پروفیسر خورشید احمد: ۸۶ مساجد کے لئے سترہ اول خطیب ہیں صرف۔ باقی مساجد میں کیا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب ۸۳ مساجد ہیں اور ان میں ۷۶ خطیب ہیں اور خادم اور مئوذن ۹۲ ہیں۔ گریڈ دس میں خطیب پانچ ہیں گریڈ بارہ میں ایک' گریڈ سولہ میں بھی ایک ہے۔ ان کو ملا کر ۸۳ بن جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب قاضی عبداللطیف صاحب!

قاضی عبداللطیف: میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ مساجد اور مذہبی امور کا محکمہ تو علیحدہ ہے۔ یہ آئمہ مساجد امور داخلہ میں کیسے آگئے کہ جناب وزیر داخلہ اس کے متعلق جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کئی دفعہ عرض کیا جاچکا ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی بھی وزیر کسی سوال کا جواب دے سکتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتا ہے کہ وہ اس کا جواب دے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میرا مقصد یہ نہیں ہے۔ یہ تو ان کے ماتحت آرہے ہیں۔ یہ اوقاف کے ماتحت ہیں ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: پھر آپ دوسری طرح سوال پوچھیے۔

قاضی عبداللطیف: میں یہی عرض کر رہا ہوں۔ میں یہی وضاحت چاہتا ہوں کہ اوقاف کے محکمے سے نکل کر ان کے محکمے میں کیسے آگئے؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! اسلام آباد اوقاف ڈائریکٹوریٹ جو ہے وہ اسلام آباد ایڈمنسٹریشن کے تحت آتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال جناب!

جناب چیئرمین: جی۔

قاضی عبداللطیف: سوال کے اندر تو یہ ہے کہ خطیب کے لئے اعلیٰ سکیلوں پر ترقی کے لئے کیا طریقہ کار ہے؟ جواب میں یہ ہے کہ ابتدائی تعیناتی کے طور پر تمام تقرریاں محکمانہ انتخاب کمیٹی کے ذریعے عام مقابلے کی بنیاد پر ایڈمنسٹریٹر جنرل (اوقاف) کرتا ہے۔ وہ تو ان کی ترقیوں کا طریقہ پوچھتے ہیں اور یہ ان کی تقرریوں کے طریقہ کے متعلق جواب دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں مولانا صاحب کے سوال کا مطلب نہیں سمجھ سکا کیا ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو ریکروٹ کیسے کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ جو سوال پوچھا گیا تھا وہ یہ تھا۔

'The procedure adopted for promotion to higher scales of Imams and Khatibs';

فرمایہ رہے ہیں کہ سوال جو پوچھا گیا تھا وہ ترقی سے متعلق تھا کہ ترقیاں کیسے دی جاتی ہیں اور جواب میں اتنا عرض کیا گیا ہے کہ "All appointments are made by the Administrative General Auqaf through initial recruitment on open competition".

لیکن وہ بنیادی بھرتی کی بات نہیں کر رہے وہ پروموشن کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : پروموشن کے لئے ان کا اپنا ایک بورڈ ہے -

جناب چیئرمین : وہی بتا دیجئے۔ یہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک : اس کے لیے ایک بورڈ ہے۔ امیدوار بورڈ کے سامنے پیش ہوتے ہیں اگر ان کی کوالی فیکیشنز اپ ٹو دی مارک ہو تو ان کو ترقی دے دی جاتی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اس کا طریقہ کار کیا ہو گا؟

جناب چیئرمین : وہی فرماتے ہیں کہ کوالی فیکیشنز کی بنیاد پر بورڈ ان میں سے منتخب کرتا ہے -

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! اس کے لئے ایک ڈیپارٹ منٹل سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے جو ان کے ہر کیس کا جائزہ لیتی ہے اور جو اسے ترقی کے قابل نظر آئیں انہیں ترقی دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اگلا سوال جناب حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب!

QUOTA FOR FATA IN P.T.V.C.

65. ***Malik Faridullah Khan** : Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) the number of officials belonging to FATA and working in the Pakistan Television Corporation, along with their names;

(b) the ratio of the above named employees to total employees in the P.T.V.C.; and

(c) whether it is a fact that the quota reserved for FATA has not been observed in the P.T.V.C., if so, the reasons therefor ?

Ch. Shujaat Hussain : (a) Since a separate quota is not fixed for FATA, and a combined quota is fixed for Northern Areas and FATA, the list of PTV employees is as under :—

S.No.	Name	Designation
1.	Mr. Aftab Wazir	Engineer-in-Charge (Group—1)
2.	Mr. Ali Ahmad Qamar	Presentation Controller (Group—6)
3.	Mr. Ghani-ur-Rehman	TV Engineer (Group—5)
4.	Mr. Khan Haider Afridi	Security Assistant (Group—4)
5.	Mr. Muhammad Hussain Shad	Administrative Assistant (Group—4)
6.	Mr. Mir Qalam Khan	Personnel Assistant (Group—4)
7.	Mr. M. Sallem Khan	Personnel Assistant (Group—4)
8.	Mr. Abdul Rehman	Inspector (Group—3)
9.	Mr. Ghulam Siddique	Duplicating Machine operator (Group—2)
10.	Mr. Syed Munawar Khan	Driver (Group—2)
11.	Mr. Meewa Khan	Driver (Group—2)
12.	Mr. Tahir Hussain	Driver (Group—2)
13.	Mr. Akbar Ali	Driver (Group—2)
14.	Mr. Abdus Sattar	Lift Operator (Group—2)
15.	Mr. Gul Rehman	Studio Hand (Group—1A)
16.	Mr. Muhammad Raza	OB Helper (Group—1A)
17.	Mr. Spin Gul	Naib Qasid (Group—1)
18.	Mr. Sir Gul Khan	Mali (Group—1)
19.	Mr. Pir Badsha Din	Security Guard (Group—1)
20.	Mr. Zaman Shah Afridi	Security Guard (Group—1)
21.	Mr. Chana Gul	Security Guard (Group—1)
22.	Mr. Mian Wali Khan	Security Guard (Group—1)
23.	Mr. Rab Shah Jan	Security Guard (Group—1)
24.	Mr. Mir Behram	Security Guard (Group—1)
25.	Mr. Ahmed Gul	Security Guard (Group—1)
26.	Mr. Akram Khan	Security Guard (Group—1)
27.	Mr. Ismail Ali	Security Guard (Group—1)
28.	Mr. Ghulam Khan	Security Guard (Group—1)
29.	Mr. Muqqarab Khan	Security Guard (Group—1)

(b) PTV employees belonging to Northern Areas and FATA are 0.65% of the total employees of the Corporation.

(c) There is no separate quota for FATA. However, PTV tries to maintain the prescribed quota for NA & FATA but it has not been able to maintain the required quota for NA & FATA because of the following reasons :

(i) Candidates belonging to these areas with the required academic qualifications are not available for specialised jobs in PTV, although PTV advertises its openings in leading national dailies.

[Ch. Shujaat Hussain]

(ii) The lack of suitably educated candidates from NA & FATA is also due to the fact that facilities of higher and professional education are not adequately available to residents of NA & FATA. For example, PTV takes only M.A. pass in at least second division for apprenticeship in programme production and degree holder engineers in electronics for professional engineering posts reserved for graduate engineers.

(iii) There is regular turn-over of employees with domicile of NA & FATA as, after they gain some experience in PTV, they get better jobs elsewhere on quota basis.

ملک فرید اللہ خان: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال پوچھئے۔

ملک فرید اللہ خان: کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ مطلوبہ قابلیت کے باوجود گذشتہ تین سالوں میں فاٹا کے افراد کو پی ٹی وی میں نظر انداز کیا گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! نظر انداز نہیں کیا گیا۔ پی ٹی وی میں جب بھی ملازمتیں نکلتی ہیں تو اس کے لئے بڑے اخبارات میں اشتہارات دیئے جاتے ہیں لیکن وہ اخبارات میں دی جانے والی کوالی فیکیشنز پر پورے نہیں اترتے۔ میں عرض کروں گا کہ اس بنیاد پر ہمارا چار فیصد کوٹہ ہے لیکن چونکہ یہ ان پر پورے نہیں اترتے اس لئے یہ ہمیشہ کم رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی عنایت خان صاحب!

نوابزادہ عنایت خان: فاٹا کے لئے جو کوٹہ دیا گیا ہے ان کا مقابلہ آپس میں ہوتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہمارا مقابلہ نہیں ہوتا۔ آیا انہوں نے ہمارے لئے یہ سہولت دی ہے یا نہیں؟

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہاں سے بہت کم درخواستیں آتی ہیں اس لئے اس کے مطابق کیا جاتا ہے۔

نوابزادہ عنایت اللہ: جناب چیئرمین صاحب! جو آئی ہیں ان میں سے کتنے لئے گئے ہیں؟

چوہدری شجاعت حسین: اس وقت پی ٹی وی کے ملازمین کی تعداد چار ہزار چار سو ساٹھ ہے۔ ان میں سے صرف انتیس ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ ان ملازمتوں کے لئے آپ کے پاس کتنی درخواستیں آئی تھیں اعداد شمار ہیں آپ کے پاس ہیں؟

چودھری شجاعت حسین یہ اعداد و شمار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے فریش نوٹس دینا پڑے گا۔ جناب شاد محمد خان صاحب!

جناب شاد محمد خان: کیا محترم وزیر صاحب بتائیں گے کہ اگر فاٹا سے یہ لوگ نہیں ملتے جس طرح یہ لکھا ہے لیاقت کی بنا پر یا اہلیت کی بنا پر تو کیا وزیر صاحب یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کوٹہ ان کی بجائے صوبہ سرحد کو مل جائے گا۔ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا؟

جناب چیئرمین: فاٹا کا حق شفعہ صوبہ سرحد کو پہنچے۔ میرے خیال میں یہ صحیح نہیں ہو گا۔ جناب فرید اللہ خان صاحب!

ملک فرید اللہ خان: جناب والا! انہوں نے جواب دیا ہے کہ فاٹا اور شمالی علاقہ جات۔ کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ فاٹا کے ساتھ شمالی علاقہ جات کو کیوں نتھی کر دیا گیا ہے۔ جب کہ ان کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے تو نادرن ایریا کو کیوں ہمارے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے؟

چوہدری شجاعت حسین: یہ جناب والا! ایسٹبلشمنٹ ڈویژن کا سوال ہے کیونکہ انہوں نے ہی ایسا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال یہ کل بھی پوچھا گیا تھا اور پوزیشن یہی ہے کہ فاٹا اور نادرن ایریا کا کوٹہ مشترکہ ہے ورنہ یہ اتنا کم بنتا کہ ایک آدھ جو آجاتا ہے وہ بھی نہ آتا۔ وہ ایک دوسرے کے حق شفعہ کے حقدار ہیں۔ فاٹا والے کے نادرن ایریا والے ہیں اور نادرن ایریا والے کے فاٹا والے ہیں۔ اگلا سوال جناب سید عباس شاہ!

FECTO CEMENT FACTORY, ISLAMABAD

66. ***Syed Abbas Shah (Put by an honourable Member):** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the FECTO Cement Factory has been sanctioned for installation at Islamabad;

[Syed Abbas Shah]

(b) if so, the total area allotted to the Factory, the cost involved therein and the reasons for allowing the installation of the factory near the Islamabad-Rawalpindi twin cities; and

(c) whether, before sanctioning the installation of the said factory, the problems of environmental pollution, likely to arise, had been duly examined; if so, whether—measures suggested to effectively handle the same were implemented fully ?

Syed Zafar Ali Shah (Answered by Minister of State for Industries, Haji Muhammad Younis Elahi) : (a) yes.

(b) The area allocated to the factory is about 118 acres involving cost of Rs. 20 million, including development charges. The factory has been allowed due to the availability of raw materials, market and infra-structure.

(c) No. However, they were examined subsequently. The question of implementation of the suggested measures will arise after the factory is completed.

Mr. Shad Muhammad Khan : Supplementary question. Sir, part (c) of the question is regarding environment pollution. Now, the Minister has replied that they were examined subsequently. But the question will be taken up when such pollution takes place. How can we do at that time Sir, when the pollution is there and it is not controlled. Will it not create problem for the Government ?

(Interruptions)

جناب چیرمین: جناب یونس الٰہی صاحب!

حاجی محمد یونس الٰہی: جناب امپلی مینٹیشن سے مراد یہ تھی کہ اس کے لئے ضروری measures لے لئے گئے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کی تھوڑی سی ہسٹری بیان کر دوں۔ یہ فیکٹری ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء کو سینکشن کی گئی تھی۔ اس کے بعد جب فیکٹری کے مالکان نے تعمیر شروع کی، تو اس دوران اسلام آباد سے اعتراض اٹھا۔ گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی جس نے اس کے measures لینے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ proposal دی کہ فیکٹری کے مالکان سے یہ گارنٹی لے لی جائے۔ چنانچہ یہ گارنٹی لے لی گئی ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ خطرہ ہو، یہ فیکٹری اس ایریا کے لئے نہایت ضروری ہے۔

جناب شاد محمد خان: ضمنی سوال جناب۔ یہ کیسے گارنٹی دیتے ہیں کہ فضا خراب نہیں ہوگی اور صحت خراب نہیں ہوگی؟

حاجی محمد یونس الٰہی: جناب اس کے ساتھ دو اور فیکٹریاں ہیں اور اس قسم کے کوئی واقعات نہیں ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری measures لے لئے گئے ہیں۔ انہوں نے گارنٹی دے دی ہے کہ انشاء اللہ ایسی کوئی چیز نہیں ہوگی جس سے کوئی تکلیف ہو۔ This is an assurance.

Mr. Chairman : Next question, Mr. Javed Jabbar.

TOTAL NUMBER OF FEDERAL GOVT. EMPLOYEES

67. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the total number of employees on the rolls of the Federal Government or the Central Government, as the case may be, for the years 1950, 1960, 1970, 1980 and 1985 grade wise, or according to any other easy classification in vogue at the relevant time ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): The requisite information for the year 1985 is under collection and will be furnished when compiled. As regards the other years 1950, 1960, 1970 & 1980, only partial information is available on the basis of O & M Division's triennial census which was introduced in 1963 with a very restricted coverage. The relevant data brought out in the triennial census for the year 1970 and 1980 is annexed.

Annexure I

TOTAL NUMBER OF EMPLOYEEES ON THE ROLL OF CENTRAL/FEDERAL GOVERNMENT IN THE YEAR 1970

Class	@ Number of employees
Class-I	3,533
Class-II (Gazetted)	3,642

Sub Total 'A'	7,175
Class-II (Non-Gazetted)	4,455
Class-III	77,443
Class-IV	27,544
Sub Total 'B'	1,09,442
GRAND TOTAL A+B	1,16,617*

*Note** 1.— It also includes the Central civil employees posted in East Pakistan.

Note@2.— The following categories of employees were however excluded from the scope of the Federal Government civil servants censuses :

(*a*) Civilians paid out of defence estimates,

(*b*) Rangers,

(*c*) employees of DIB,

(*d*) employees working in or on assignment to International Organisations Abroad.

(*e*) employees paid from contingencies,

(*f*) employees engaged on work-charged basis,

(*g*) employees covered by the Factories Act but employed by the Federal Government.

(*h*) those employees of Pakistan Railways who did not fall within the purview of 'civil servants'; and

(*i*) local staff engaged in Pakistan Missions Abroad.

Annexure II

TOTAL NUMBER OF EMPLOYEES ON THE ROLL OF CENTRAL/FEDERAL GOVERNMENT IN THE YEAR 1980

Grade	Number of employees
1.	22,810
2.	8,580
3.	3,990
4.	8,165
5.	14,590
6.	1,324
7.	25,126
8.	7,037
9.	844
10.	2,444
11.	11,394
12.	713
13.	1,201
14.	1,448
15.	196
Sub Toal 'A'	1,09,862
16.	4,548
17.	3,261
18.	1,906
19.	897
20.	512
21.	85
22.	56
Others	26
Sub Total 'B'	11,291
Grand Total A+B	1,21,153

Annexure III

TOTAL NUMBER OF EMPLOYEES ON THE ROLL OF FEDERAL GOVERNMENT ON 30-9-1984

B.P.S.	Number of employees
1.	1,32,931
2.	35,929
3.	30,179
4.	31,852
5.	48,571
6.	22,069
7.	55,853
8.	11,669
9.	6,762
10.	3,024
11.	26,828
12.	8,311
13.	3,360
14.	4,958
15.	4,806
Sub-Total 'A'	4,27,102
16.	9,714
17.	7,394
18.	3,532
19.	1,045
20.	670
21.	128
22.	59
Sub-Total 'B'	22,902
Grand Total (A & B)	4,50,004

Mr. Zain Noorani : Sir, you will notice from the answer that out of respect for the Senate and the honourable Senator, we have given as much of the information as was possible. But the full details could not be made available and it would not be fair on our part to expect the honourable Senator to do justice with has supplementary

question. So, if you have no objection, if he has no objection, I could try and direct the Ministry concerned to have the full detailed answer ready at the time of next turn which would be round about next week sometime.

Mr. Chairman : I have no objection, if it is acceptable to the honourable Senator.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, Sir, I wish to assure the honourable Minister that I will certainly do justice, it may end up being an injustice to him, so out of consideration for that, I will defer it.

Mr. Chairman : No, you would recall, I think, that a few day's date ....

Mr. Zain Noorani : I am willing to answer any supplementaries, if he wants to ask ....

Mr. Javed Jabbar : I appreciate the offer by the honourable Minister and I shall wait till next week, Sir.

Mr. Chairman : A few days back a similar question was raised and on that I think, I submitted to the House that the questions sometime are so lengthy and they require such a lot of research that the answer does really not commensurate with all the information which the honourable member gets is not commensurate with the time and energy spent on collectiong that information. On that occasion I also said that if Ministries are not in aposition to collect that information in time or be in a position to answer that question in full they they can reply to the question partially and. I think, it is in compliance with that, that the honourable Minister has obliged all of us by coming up with this information.

Mr. Zain Noorani: I would like to add just one thing more, Sir.

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Zain Noorani : You, Sir, with all your experience, will appreciate that I could very well have said that technically this question

[Mr. Zain Noorani]

does not deserve to be admitted as it has asked information of 30 or 40 years back. The rule is there but out of my spirit of co-operation for the Senate and Senators, I have tried to accommodate him but it is very unkind remark on his part.

Mr. Chairman : Thank you very much, we do appreciate it.

Mr. Javed Jabbar : Sir, may I ....

Mr. Chairman : Please, do not enter into any further discussion. Next question, Nawabzada Jahangir Shah Jogezai.

D.G. STAFF WELFARE ORGANISATION

68. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogezai :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether the person holding charge as a Director General, Staff Welfare Organisation possesses any experience in the Social Welfare field, and has qualifications relevant to the job assigned to him. What are his qualifications ;

(b) in case he does not fulfil the above criteria for this job, the necessity of his functioning as Director General/Dy. Director General for the last five years ; and

(c) whether any properly qualified persons are available in the Federal Government for appointment as Director General, Staff Welfare Organisation ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani) : (a) Yes. On his posting as Joint Secretary in Establishment Division on 8-4-1981 this officer also looked after the work of Staff Welfare Organisation. His Engineering qualification was useful in the planning and execution of projects undertaken by the organization. With the expansion in its activities, a separate post of Director General in 1985 and the present incumbent was posted against on account of his background and experience of this work.

(b) Same as (a) above.

(c) No particular qualifications has been prescribed for this post. Since the work is of an administrative nature the post can be held by any other officer of the level of Joint Secretary possessing similar background.

<u>نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی:</u> کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جائنٹ سیکریٹری مسٹر لودھی بھی ہے جس کے پاس اسی کام کے لئے ڈپلومہ بھی ہے، شمس الدین بھی ہے جو اس محکمے میں مینیجنگ ڈائریکٹر بھی رہا تھا اور ویلفیئر افسر بھی رہا تھا جبکہ اس میں زیادہ خواتین ہیں اور اس میں غیر شادی شدہ آدمی کو لگانے کا کیا معاملہ ہے؟

Mr: Zain Noorani : Sir, I don't know whether the present incumbent is married or not. Naturally I would not have knowledge of it because like the honourable Senator, I was not an officer of this organization. But as for as selection of post is concerned since this Joint Secretary was working in this Department, he was looking after the work of this Department and the work of the Director General is just to coordinate the administrative work. He was thought to be fit enough to carry on and that is why he was selected.,

<u>نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی:</u> جناب والا! اسی پوسٹ پر میں بھی رہا ہوں، بورڈ آف ٹرسٹیز ویلفیئر یہ دو محکمے تھے، بہت تھوڑا کام تھا۔ جتنے بھی اس وقت پروجیکٹ بنے ہوئے ہیں میرے وقت میں بنے ہیں۔ اس کو ڈائریکٹر جنرل بنانے میں، کام کا کیا لوڈ زیادہ ہو گیا تھا کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کا اتنا پیسہ خرچ کر رہے ہیں؟

Mr. Zain Noorani : Sir, in 1982, it was observed that the status of the Staff Welfare Organization had remained ineffective for the past several years. The activities of the Organization had expanded and new development schemes were to be executed during the said three years. It was, therefore, decided to declare the Staff Welfare Organisation as an attached Department of the Establishment Division, and an Additional Secretary Enquiries, Establishment Division would be the Director General of the Organisation. Later on in 1985 it was felt that there should be a whole time Director General Staff Welfare Orgnisation to make the Organisation more effective and purposeful. The post of Director General Staff Welfare Organisation was therefore, created and Agha Qaiser Zaidi, Joint Secretary,

[Mr. Zain Noorani]

Establishment Division, who had been looking after the work of Staff Welfar Organisation, was posted as Director General, Staff Welfare Organisation on 13th May, 1985.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : کیا ہمیں وزیر صاحب گراف کے ذریعے بتا سکتے ہیں کہ کام کا لوڈ ۱۹۸۱ء سے لے کر اب تک کتنا بڑھ گیا ہے اور ساتھ ہی کہ جو انجینئر ہے اس کو یہاں یوٹیلائز کرنے کی بجائے کیوں نہ اس کو اس کی صحیح جگہ پر رکھا جائے جو اس کا کام ہے ؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں جہاں تک گرافس کا تعلق ہے اگر آپ وہ پوچھ لیتے تو وہ ضرور مہیا کر دیتے۔ اب بھی اگر آپ فریش نوٹس دے دیں تو منسٹر صاحب مہیا کر دیں گے۔

جناب شاد محمد خان : کیا جناب والا! اس سے ان افسران کی، جن کی نشاندہی جوگیزئی صاحب نے کی ہے ان کی حق تلفی نہیں ہوئی۔ یعنی دو اور افسران اسی محکمہ میں اسی calibre کے اسی کوالی فیکیشنز کے موجود ہیں اور اس کو لگا کر کے ان کی حق تلفی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں پھر یہ question of opinion بن جاتا ہے جو under rules admissible نہیں ہوتا۔ ان افسران کے لئے proper appeal کے Tribunal موجود ہیں ان کے پاس جا سکتے ہیں اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے۔ جہاں تک انفارمیشن کا تعلق ہے سوال کے ذریعے آپ انفارمیشن جتنی چاہیں پوچھ سکتے ہیں لیکن اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو redressal of wrong جہاں تک سروسز کا تعلق ہے اور کورٹس اور ٹریبونل موجود ہیں تو وہ ان کا کام ہو جاتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں نہ متعلقہ افراد سے واقف ہوں اور نہ میرا سوال ان سے متعلق ہے۔ اصولی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جواب کے تیسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ

'No particular qualifications has been prescribed for this post.'

Staff Welfare Organization, *Prima-facie* ایک خاص نوعیت کی صلاحیت اور ایک خاص نوعیت رکھتی ہے اس لئے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ specific job کے لئے specific qualification prescribe کرے گی اور پھر اس criteria کے لوگوں کو لیا جائے گا۔ اس طرح ہم زیادہ سے زیادہ efficiently کام چلا سکتے ہیں ورنہ a square peg in a round hole چلتا رہے گا۔

Mr. Zain Noorani : It is no question, it is a matter of opinion but I can give a little bit more information on this subject.

Mr. Chairman : No, what I think the honourable member is asking essentially is; "why is it that for a job like this basic qualifications have not been prescribed". So, I think, that is question and whether in future you are prepared to consider that.

Mr. Zain Noorani : Is that the question, Sir.

Mr. Chairman : That is the question and whether in future you are prepared to consider that ?

Mr. Zain Noorani : Now. I explain it. Certainly Sir, any suggestion made by an honourable member would be given ....

Mr. Chairman : In the meantime you can give the reason why no qualifications have been prescribed so far.

Mr. Zain Noorani : The highest of our consideration and *Insha-Allah*, we shall look into the suggestions made by the honourable Senator but the post of Director General, Staff Welfare Organisation is an administrative and supervisory post. Any officer of the level of Joint Secretary can, therefore, be posted to this post. The Welfare Officers under the Director General, Staff Welfare Organisation are fully qualified in the field of social welfare. The cases are processed by these officers and the Director General has the supervisory role.

Mr. Chairman : Next question No. 69.

Nawabzada Jahangir Shah Jogizai: Question No. 69.

Mr. Zain Noorani : Now, Sir, before I go to the answer, I would seek your indulgence Sir. How is this a, b, c, d, one question, Sir?

Prof. Khurshid Ahmad : Rather late.

Mr. Chairman : I think the honourable Minister is right, it is a misjoinders of questions. This is quite true. But the honourable Minister can answer them individually.

Mr. Zain Noorani : No, Sir, I will answer it.

Mr. Chairman : But you can do it turn by turn which would only increase the number of supplementaries which you will have to answer.

Mr. Zain Noorani : This is unfortunate but I will give the answer. I have pointed it out because........

Mr. Chairman : It is a misjoinder.

Mr. Zain Noorani : Yes, Sir. Now, Sir, we come to Question No. 69.

COMMUNITY WELFARE

69. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogizai:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether it is correct that a lady, whose ACR dossiers contain an adverse entry, has been appointed as Assistant Welfare Officer at Karachi who had also no experience of welfare work ;

(b) whether the buildings built at Aabpara are being used for housing the Vocational Training Centre and Day Care Centre for which these were specially designed and constructed; and

(c) whether the Aabpara Community Centre is being put to the use for which it was built; and

(d) whether the hall was specially designed for badminton game; if so, its conversion into a Marriage Centre, has led to the suspension of one of its main objectives ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) The lady appointed as Assistant Welfare Officer (Pay scale 11) at Karachi possesses the requisite qualifications and experience in social welfare work. The adverse remarks in her ACR dossier pertain to the period when she was a Receptionist (Pay Scale 5) in Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi.

(b) The Vocational Training Centre is already functioning and necessary furniture and equipment is being procured for commissioning the Day Care Centre.

(c) Yes, but the venue of badminton game has been shifted to another centre which is more suitably located in the residential area for Government employees.

(d) The hall is designed for multiple purposes. Its use as a Marriage Centre was permitted in 1976-77 on the demand of Federal Government employees. Its occasional use for this purpose is not affecting the other activities in the Community Centre such as stage and film shows, religious and literary functions, *etc.*

Mr. Chairman : Supplementary questions.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب عالی! یہ جو لیڈی کو انہوں نے appoint کیا ہے یہاں بتایا گیا ہے کہ ۸۵ء تک کے لئے یہ adverse remarks expunge نہیں ہو گا۔ یہ کہتے ہیں کہ۔

"The competent authority has been pleased to decide that there is no justification for expunging the adverse remarks from her ACR from 1st January, 1984 to May, 1984". This is a quite now.

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک افسر اس کو competent بناتا ہے دوسرا آدمی آجاتا ہے یہ دوبارہ efficiency بڑھ جانے کا طریقہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: حد چاہئے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں۔
ہو جاتی ہے ایک غلطی۔ آخر پانچ سال کے بعد اسکو معاف کیا جانا چاہئے expunge کیوں نہیں ہوتا۔ تو یہ حد چاہئے سزا میں عقوبت کے واسطے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اور لوازمات بھی ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر وہ allegation ہے تو آپ پوچھ لیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: تو اس کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔

Mr. Zain Noorani : Sir, in 1984, a few posts of Assistant Welfare Officers fell vacant. These were advertised in leading daily neswpapers of Pakistan at various stations *viz*., Islamabad, Peshawar, Lahore and Quetta, *etc*. 21 candidates were interviewed by the Departmental Selection Committee at the aforesaid stations. Out of these candidates, 5 possessed Bachelor's degree in Sociology, Social Work and Journalism. The Departmental Selection Committee selected 3 candidates including the lady. She holds an M.A. degree in Journalism and was the only female condidate among 21 interviewd by the Departmental Selection Committee. She produced a number of certificates commending her from various Social Welfare Organisations, including the Jinnah Post-graduate Medical Centre for having done commendable social work while she was employed there.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر ۷۰ مولانا کوثر نیازی صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: (ب) جزو کا کیا ہوا جی اسکا تو جواب ہی نہیں دیا،

جناب چیئرمین: بڑی تفصیل میں جواب دیا گیا ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: تفصیل میں تو دیا گیا ہے لیکن اس کو ایک دم شادی بیاہ کے لئے استعمال کیا گیا۔ یہاں دیا گیا ہے کہ اسکو بند کر دیں۔ لیکن اس علاقے کے لئے تو تکلیف دہ ہے۔

جناب چیئرمین: جواب آپ نے غور سے نہیں پڑھا۔

The occasional use for this purpose is not affecting the other activities of the Community Centre such as stage, film show, religious and literary functions.

وہ سب ابھی تک اسی purposes کے لئے استعمال ہو رہا ہے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ جی، جناب زین نورانی صاحب!

Mr. Zain Noorani : On the demand of the Federal Government Employees, the hall was allowed to be used for marriage functions in 1976-77, according to the Department, by the honourable Senator who was then in-charge.

Mr. Chairman : I think, this is hitting below the belt. Next question, 70.

Discrimination between DMG and PCS Officers

70. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the Basic Pay Scales are one and the same for all employees of the Government in the country; if so, the reasons for the District Management Group officers of the same scale being appointed as AC or DC over the PCS Officers ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani: Yes but this has little bearing on the latter part of the question as promotion in each cadre is considered in accordance with the seniority list maintained for the cadre and the vacancies available in that cadre for promotion.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میں معافی چاہوں گا یہ تینوں سوال میں نے PCS اور CPS کے افسران کے درمیان جو فرق روا رکھا جاتا ہے اسکے بارے میں کئے تھے۔ لیکن میں اپنی ناقص فہم کا اعتراف کروں گا کہ تینوں سوالوں کا جواب میری سمجھ میں نہیں آسکا۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ کسی CSP افسر نے جوابات ڈرافٹ کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب!

Mr. Zain Noorani : How would I know who has drafted the reply.

جناب چیئرمین: اس میں میرے خیال میں relevant چیز یہ نہیں ہے کہ یہ کس نے ڈرافٹ کیا ہے۔ relevant چیز یہ ہے کہ آیا وزیر صاحب جو جواب دے رہے ہیں وہ حکومت کا جواب ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب یہ تو پتہ چلتے کہ جواب سے کیا مفہوم ہے۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ ایک پے سکیل میں PCS افسر بھی ہیں اور CSP بھی۔ لیکن CSP کو اسی پے سکیل پر AC اور DC بنا دیا جاتا ہے اور اسی پے سکیل کا جو PCS ہے وہ اس کے ماتحت کر دیا جاتا ہے اسکا سبب کیا ہے، کیوں؟

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب!

Mr. Zain Noorani : Technically the answer given is correct. But if he wants a detailed background of it, I would try.

Mr. Chairman : Please.

Mr. Zain Noorani : The All-Pakistan Unified Grades were constituted in consequence of the Administrative Reforms in 1973. This was soon broken up into four Occupational Groups, namely, Secretariat Group, District Management Group, Tribal Areas Group, subsequently merged in District Management Group, and the Police Group, now Police Services of Pakistan. Again, as constituted in 1974, the District Management Group comprises field posts in the civil administration of the district and division, namely, Commissioner, Deputy Commissioner, Addl. Deputy Commissioner, Assistant Commissioner and such other posts as may be included in the Group from time to time *vide* Establishment Division's O.M. at Annexure-I.

The Tribal Areas Group comprises similar posts of Assistant Political Agent and Political Agent in the Tribal Areas in North West Frontier Province and Baluchistan. Since the nature of work was almost the same, the posts of the two Groups were merged into one cadre in 1982, under the affiliation of District Management Group. The Provincial Governments, however, continued to post their own officer against these Groups, now reserved for District Management Group. The Government feels that this is not satisfactory, and has decided to bring about a clear and national demarcation between the AFUG and the *Ex*-PCS including the future role and prospects. A likely pattern may be that one followed by the Police Group, now Police Service of Pakistan which has been working satisfactorily since long and was left undisturbed by the Adminstrative Reforms.

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I believe that still it does not answer the question as to why the DMG Group receives precedence over the PCS when it comes to appointment of ACs and DCs when, later on, in answer to question No. 72, it is said that law and order is a provincial subject ?

Mr. Zain Noorani : Now, the question is why does the DMG Group gets preference over the PCS.

Mr. Chairman : This was, in fact, the original question of Maulana Kausar Niazi also.

Mr. Zain Noorani : Yes.

An Honourable Member: It has been corrected.

Mr. Zain Noorani : It has been corrected.

Mr. Javed Jabbar : No, no, it has been restated.

Prof. Khurshid Ahmad : The secret has been kept.

Mr. Zain Noorani : Sir, as explained by me that the Government found that this system was not satisfactory and, already an exercise was being undertaken to reframe the system and to unify it if possible, on the lines of the system adopted for the Police Services of Pakistan.

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب! پھر مولانا کوثر نیازی صاحب اعتراض کریں گے کہ یہ بھی پرانا CSP نکلا۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! مولانا صاحب کی بات بڑی معنی خیز ہے۔ اب اگر یہ assurance ہمیں دے دیں کہ اب بھی حکومت ان PCS افسران کو CSP افسران پر ترجیح دینے کو تیار ہے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے یہ تینوں سوال، ممکن ہے کہ میں اپنی ذاتی معلومات بھی

اس میں شامل کر رہا ہوں لیکن اگر 72-71-70 کو آپ اکٹھا پڑھ لیں تو پہلے سوال کو اور جو جوابات دیئے جا رہے ہیں ان کو سمجھنا آسان ہو گا۔

دراصل بات یہ ہے کہ آئین کے نیچے ایک آل پاکستان سروسز ہے انکے نیچے دو سروسز جیسے اسی جواب میں دیا گیا ہے کہ ایک پولیس سروس اور دوسرا ڈسٹرکٹ, مینجمنٹ گروپ ہے ہر ایک صوبے میں اور تمام ملک میں چند چیدہ چیدہ پوسٹس ان لوگوں کے لئے reserve ہیں مثلاً 60% ہے 70% ہے یا 50% ہے یا جو کچھ ہے باقی پراونشل سروسز کے لئے ہے وہ جو ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ Initially ریکروٹ ہوتے ہیں وہ open competition basis پر ہوتے ہیں سب صوبوں کو اور ہر ایک جو گریجوئٹ ہیں 'اہلیت قابلیت سب کی ایک ہی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ کوئی نہیں کہے گا کہ جہاں تک اردو کا یا فارسی کا تعلق ہے یا دینیات کا تعلق ہے میں قاضی عبداللطیف صاحب سے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ اسی لیاقت و قابلیت کی بنا پر یہ لوگ سلیکٹ کئے جاتے ہیں اور اسی تعداد میں جو مخصوص نشستیں ہیں ان کو بھیج دیا جاتا ہے۔ تو اس میں نہ تو کسی صوبے کی حق تلفی ہے اور نہ اس میں کسی سروس کی حق تلفی ہے۔ جو صوبائی سروسز میں جاتے ہیں انکے لئے بھی یہ موقع تھا کہ وہ آل پاکستان سروسز کے امتحان میں بیٹھیں لیکن اگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ بے شک کوالیفکیشنز ایک ہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن قابلیت کا جو معیار مقرر کیا گیا ہے اس پر وہ اس وقت پورے نہیں اترے تو یہی وجہ ہے کہ یہ مختلف چیزیں اسی طریقہ پر ہوتی ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : کیا سبب ہے - آپ ہی جواب دینے والے یا . . . .

جناب چیئرمین: مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے صرف روشنی ڈالی ہے میرا جواب محدود سمجھئے روشنی کی حد تک۔ ٹھیک ہے آگے چلئے۔ سوال نمبر ۷۱۔

FEDERAL AND PROVINCIAL CIVIL SERVICES

71. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the educational qualifications prescribed for Federal and Provincial Civil Services are the same and

the officers are appointed in BPS-17 for the first time in both the Services ; and

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the reasons for granting BPS-18 in only five years to the officers of the Federal Civil Services, while the officers of Provincial Civil Services are promoted after fifteen or twenty years ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) Although the minimum educational qualification is the same, this minimum level is not relevant as candidates appearing in the competitive examination held by the Federal Public Service Commission have to meet the stricter standards set on all Pakistan basis for the examination and interview.

(b) In view of (a) above, the question does not arise.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میرے سوال کے جزو (ا) کے ایک حصے کا جواب نہیں آیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ یہ درست ہے کہ دونوں سروسز میں پہلے گریڈ ۱۷ میں تقرری ہوتی ہے۔ آپ اس کا جواب نہ دیجئے گا؟

جناب چیئرمین: میں جواب نہیں دے رہا، میں تو چپ بیٹھا ہوں۔

Mr. Zain Noorani : Sir, what is the question ?

Mr. Chairman : The question is whether in both the D.M. Group as well as the provincial services, the officers start in Grade-17 in both cases ?

Mr. Zain Noorani : Yes Sir, they do start in Grade-17.

جناب چیئرمین: فرماتے ہیں یہ کہ ہاں'

مولانا کوثر نیازی: جناب! پھر میں نے یہ سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ ایک ہی گریڈ میں ان کی تقرری ہوتی ہے تعلیمی اہلیت بھی ان کی ایک ہوتی ہے لیکن جب ترقی کا مرحلہ آتا ہے تو جو CSP ہیں ان کو پانچ سالوں میں گریڈ ۱۸ دیا جاتا ہے اور PCS جو ہیں ان کو پندرہ، بیس سالوں کے بعد اس گریڈ میں ترقی دی جاتی ہے اس کا سبب کیا ہے۔ اور انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ (ا) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جناب وہ تو پیدا ہو چکا ہے۔ جوان بھی ہو گیا ہے۔ وہ کیوں پیدا نہیں ہوتا ہے؟

Mr. Zain Noorani : Sir, the promotion of officers in Federal Government is made in accordance with the promotion policy for which a legal framework and procedure has been provided in the Civil Servants Act, 1973 and Civil Servants Appointments, Promotions and Transfers Rules, 1973. It will be observed that the posts in BPS-18 are non-selection posts promotion to which is to be made on the basis of seniority-*cum*-fitness. Fitness would be assessed primarily on the officer's work in BPS-17. A Civil Servant must fulfil the following requirements of promotion to a post in BPS-18 :

(a) qualifying service *i.e.* 5 years services in BPS-17,

(b) C.R. Score which pertains a final score of 40 marks for his C.R. in accordance with the prescribed formula.

If an officer in BPS-17 fulfil these two qualifications then he is eligible for promotion.

جناب چیئرمین : شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: جناب! جواب تو نہیں آیا اس لئے میں نے تو یہ کہا تھا کہ کیا سبب ہے کہ ایک کو ترقی پانچ سال میں دی جاتی ہے دوسرے کو ۱۵ یا ۲۰ سال میں دی جاتی ہے۔ اس کا جواب زین نورانی صاحب نے عطا نہیں کیا۔

Mr. Zain Noorani : Sir, the question is that :

"whether it is a fact that the educational qualifications prescribed for Federal and provincial services are the same and the officers are appointed in BPS-17 for the first time in both the services ?"

Mr. Chairman : I think what he is trying to find out is that how in one group promotions take place after five years while in other they take place after fifteen or twenty years.

Mr. Zain Noorani : Sir, in question No. 71.

"If the answer to (a) above be in the affirmative, the reasons for granting B-18 is only five years to the officers in the Federal Service while the officers in the provinical services are promoted after fifteen years".

Now, the answer to that is that although the minimum

educational qualifications are the same, this minimum level is not relevant as candidates appearing in the competitive examination held by the Federal Public Service Commission have to meet the strictest standard set on all Pakistan basis for the examination and interview. So, there is no discrimination between this and that but they have to go through a stricter test and stricter qualifications laid down by the Federal Public Service Commission and as a group there is no discrimination between the promotion of both. There may be individual cases which have led the honourable Senator to believe that.

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جو PCS کا امتحان اور انٹرویو ہوتا ہے وہ نرم ہوتا ہے اور اس کا معیار CSP کے مقابلے میں کم تر درجے کا ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی یہی فرماتے ہیں۔ لکھا ہوا دیا ہوا ہے۔

جناب شاد محمد خان: سوال یہ نہیں ہے جناب والا! سوال یہ ہے کہ یہ پانچ سال کے بعد جو ہوتا ہے وہ بھرتی کے لئے strict ہوتا ہے پروموشن کے لئے تو نہیں کہا تھا۔

جناب چیئرمین: اگر امتحان strict ہوتا ہے یا جو سٹینڈرڈ آف ریکروٹمنٹ strict ہے تو terms and conditions بھی دونوں کے مختلف ہوں گے۔ اور جو terms and conditions دونوں کے start ایک جگہ سے ہوتے ہیں ویسے qualifications بھی ایک ہے لیکن terms and conditions of service کے پراسپیکٹس آف پروموشن بھی include ہوتے ہیں۔ وہ ایک کے زیادہ ہیں اور دوسرے کے تھوڑے ہیں۔ تو یہ فنکشن ہے پراسپیکٹس آف پروموشن کا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا سر۔ سروس رولز میں دونوں کے terms & conditions ایک جیسے ہیں اس میں یہی لکھا ہے کہ promotion کے لئے Minimum سروس پانچ سال ہے۔ چاہے PCS کیڈر ہو یا CSP کیڈر ہو۔ ایسی واضح کوئی ٹرم ان کے لئے نہیں دی۔

Basic terms & conditions are the same.

یہ سوال پہلے بھی میں نے ہاؤس میں کیا تھا لیکن جواب صحیح نہیں ملا تھا۔ PCS کے لوگوں کو اس میں بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں بہتر یہ ہو گا کہ اگر آپ اپنی اطلاعات وزیر صاحب کو پہنچادیں۔ کم از کم میرے علم میں نہیں ہے کہ دونوں کے ٹرمز اینڈ کنڈیشن ایک ہیں۔ اگلا سوال نمبر ۷۲ مولانا کوثر نیازی صاحب!

APPOINTMENT OF D.M.G. OFFICERS IN PUNJAB

72. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that, under the Constitution maintenance of law and order is the responsibility of the Provinces ; and

(b) if so, the reasons for appointing District Management Group officers on more than seventy per cent administrative posts in the Punjab ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani) :
(a) Yes.

(b) Under the Constitution, the District Management Group and the Police Service of Pakistan are all Pakistan cadres common to the federation and the provinces. The District Management Group comprises field posts in civil administration at the district and divisional levels namely Commissioner, Addl. Commissioner, Deputy Commissioner, Additional Deputy Commissioner and Assistant Commissioner. These officers are recruited through the Federal Public Service Commission on the basis of provincial/regional quota and allocated to the provinces where they are required to serve. Despite the reservation of posts for District Management Group, the provincial civil servants also hold these posts in accordance with requirement of the provincial Governments.

مولانا کوثر نیازی: میں نے سوال کیا تھا کہ پنجاب میں کیا سبب ہے کہ ۷۰ فیصد جو CSP ہیں وہ انتظامی عہدوں پر فائز ہیں؟ اس کا جواب وزیر داخلہ نے نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد علی خان صاحب سابق وزیر نے جواب دے دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ لاء آف نسیسٹی کے تحت۔ اگر وہ منظور ہے۔

مولانا کوثر نیازی: نو سال ہم نے اس قانون کو قبول کیا ہے تو اب بھی کر لیں گے۔ قصہ مختصر یہ ہے جناب کہ 'سی ایس پی اور پی سی ایس' دونوں ہمارے قابل احترام افسر ہیں۔ اور آپ کی وجہ سے سی ایس پی کچھ زیادہ ہی قابل احترام ہے۔ ہم صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا حکومت..........

جناب چیئرمین: جہاں تک میرا تعلق ہے میں آپ کو بتادوں میں دونوں میں رہا ہوں۔

مولانا کوثر نیازی: یعنی دونوں سے آشنائی ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ سوال کر رہا تھا کہ کیا حکومت سی ایس پی اور پی سی ایس افسران کے سلسلے میں جو قواعد و ضوابط انگریزوں کے وقت سے چلے آرہے ہیں ان پر کوئی غور و خوض اور نظر ثانی کرنے کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے یا زیر غور لانے کے لئے حکومت تیار ہے۔

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب!

Mr. Zain Noorani : Sir, already under the explanation to Article 240 of the Constitution, the all Pakistan service has been defined to include secretariat Group, District Management Group and Police Service of Pakistan all together, so, therefore, we are ......

Mr. Chairman : The question was whether any further thought is being given to the further reorganisation of the services. I think this is what I have understood.

Mr. Zain Noorani : Two questions back, I said what we were not very satisfied with the systems as is prevailing and we are undergoing an exercise to reframe the method and the system being employed in all this matter.

جناب چیئرمین: اگلا سوال 'مولانا کوثر نیازی صاحب!

PRISON REFORMS COMMITTEE

@46. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Cabinet had constituted a Prison Reforms Committee, which has submitted its comprehensive report to the President ;

(b) whether it is also a fact that separate residential

arrangements have been recommended for political prisoners and general prisoners in the said report; and

(c) the reasons for not implementing such recommendations so far ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Yes.

(b) Yes. The High Powered Cabinet Committees on Prison Reforms had recommended as under :

> "Separate jails for political prisonars be launched under the direct supervision of the Ministry of Interior, Islamabad."

(c) The report is presently under active consideration.

جناب چیئرمین: شکریہ ضمنی سوال۔

مولانا کوثر نیازی: جناب کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کمیٹی نے یہ رپورٹ کب پیش کی تھی؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب یہ رپورٹ جناب محمد علی صاحب نے گزشتہ مہینے جنوری ۱۹۸۶ء میں پیش کی تھی۔ آپ یقین رکھیئے میں خود بھی کسی زمانے میں جیلوں کا انچارج رہا ہوں اور مجھے اس سے ذاتی دلچسپی ہے۔

جناب چیئرمین شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: جناب وزیر صاحب اصولی طور پر کیا اس سفارش سے اتفاق رکھتے ہیں کہ سیاسی قیدیوں کے لئے الگ جیلیں بنائی جائیں؟ کیونکہ ان میں اب انشاء اللہ اضافہ تو ہوتا ہی رہے گا۔

جناب چیئرمین: پالیسی ایشوز پر سوالوں کے ذریعے commitment حاصل نہیں کی جاسکتی۔ بہت شکریہ۔ سوالات بھی ختم ہو چکے اور تقریباً وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب میر غلام حیدر تالپور صاحب نے بیماری کی بنا پر ایوان سے ۳ تا ۱۰

فروری۱۹۸۶ءرخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاایوان کو منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اختر نواز خان صاحب نے اپنی بیماری کی بنا پر ایوان سے ۲ تا ٦ فروری۱۹۸۶ءرخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاایوان کو منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: معزز اراکین کچھ زیادہ ہی بیمار ہو رہے ہیں۔ ہمارے وزیر صحت کو چاہئے کہ ان کی صحت کا کچھ خیال رکھیں۔ تحریک استحقاق ' جناب جاوید جبار صاحب!

PRIVILEGE MOTION *RE:* 10TH AMENDMENT COMMITTEE

Mr. Javed Jabbar : Sir, I had read the text of my privilege motion. I just wish to state the gist of it. It Sir, concerns the fact that in October, on the 31st, the Prime Minister made a statement on the floor of the Senate, stating that a committee would be formed to suggest amendments in the Constitution which would probably be called 'the 10th Amendment Committee' and that this would make reference to the hardship cases of injustices to prisoners under 8-1/2 years of Martial Law. Now, Sir, when the announcement was finally made of this Committee, on the 24th of December, to the best of my knowledge, no reference was made to this very crucial part of the terms of reference envisaged for this Committee on the basis of which a certain number of members of the Senate had supported the Prime Minister on this vital issue and in presenting my privilege motion and stating that this failure on the part of the Government to do so, constituted a breach of privilege of this august House. I had raised three to four points which, I believe, are relevant.

Firstly Sir, I believe that the announcement of the composition of a committee, on so significant a subject, should have been made on the floor of the Senate, so that the Senate could have atleast taken official notice of the composition of the committee and regarding the terms of reference announced for the Committee, if we felt that the terms of reference were not as per the agreement, then we could have expressed our opinion at that very time. This was not done Sir, and the composition of the Committee was announced through the press. Secondly, the announcement, as I have already said, specifically, does

[Mr. Javed Jabbar]

not refer to a vital part of the frame of reference. Thirdly Sir, and this is a matter of great concern that out of the 180 days allotted to this Committee to review the entire Constitution and come up with further improvements, forty days have already elapsed out of those 180 days which is almost 25 per cent of the time-limit.

Now, in 8-1/2 years of Martial Law, we must have surely accumulated hundreds of cases of which I assume that at least 25% deserve serious review and *re*-examination and redress. I wish to ask Sir, how the Government proposed through this Committee in 140 days to examine hundreds of cases when an initial announcement has not even been made, asking the public to submit complaints and cases for redress. This, Sir, constituted the basis of my privilege motion.

Mr. Chairman : Thank you.

جناب مروت صاحب!

Mir Nawaz Khan Marwat : Sir, the honourable member is from Karachi, I am from Karachi, Karachi is in Sind and we both are from Karachi. Sir, he has moved this privilege motion urging this august House that it may be taken up for the reason that the Committee which was announced by the Prime Minister on the Floor of this House, as promised by him, has not been constituted so far. This is an allegation, Sir. This privilege motion was also moved earlier but since the honourable mover was away, it could not be presented and fell through. Subsequently also this was moved, I am not going to object to that if you want then I can read it.

Mr. Javed Jabbar : Point of Order Sir, the reference to the second time, is inappropriate because, it was the Minister of Justice who asked for time, it was not me and regarding my absence, I had notified ....

Mir Nawaz Khan Marwat : Let me clarify that. Firstly, Sir, it was moved and fixed before this august House on 26th of the last month, I mean the January. Since then the honourable member was not here and on the subsequent day he sent a telephonic message that he was probably not feeling well.

Mr. Javed Jabbar : No Sir, incorrect. It was received ....

Mir Nawaz Khan Marwat : However, I got the statement ....

Mr. Javed Jabbar : Sir, Point of Order. Incorrect statement must not be made. Mr. Chairman, my telephonic message was coveyed in the forenoon of the 26th to the Secretary of the Senate.

Mir Nawaz Khan Marwat : The record may kindly be checked.

Mr. Chairman : I think you proceed on and say something ...

Mir Nawaz Khan Marwat : You may kindly check it from the record. I am not going to interrupt you. Now, Sir, the question is that the Prime Minister has made the statement. It was only with the one object that the Committee would be constituted. If you permit me, I would read some extract from the speach of the Prime Minister and that would clarify the entire position. At the very outset I would submit that the honourable Senator himself has pointed out that the Committee has been constituted. Now, it is evident from his own statement that the time allotted for the Committee for the completion of that task is 180 days which means six months. I think that is disputed. Sir, with your permission I may read the relevant portion Sir, and I quote :

"اس کے علاوہ یہاں اس بات پر بھی اصرار کیا جا رہا ہے کہ کچھ اور آئینی ترامیم جو ہیں، ان کو لایا جائے۔ میں نے سینیٹر صاحبان سے یہ درخواست کی ہے کہ جو ترامیم آپ کے ذہن میں ہیں اس کے علاوہ اور ترامیم میرے ذہن میں بھی ہیں، میرے اور رفقاء کے ذہن میں بھی ہیں ممبران نیشنل اسمبلی بھی اس بات پر سوچ رہے ہیں۔ لہٰذا مناسب ہو گا کہ میں ایک کمیٹی مقرر کروں جو کمیٹی یہاں سینٹ کے لیول پر اپنی ایکسر سائز کرے کہ کیا ترامیم ہونی چاہیں اور جب قومی اسمبلی کا اجلاس ہو گا تو وہاں بھی میں ممبران سے بات کروں گا تاکہ اگر وہ بھی یہی بات چاہتے ہیں، یقیناً چاہتے ہیں، میں سمجھتا ہوں، تو ان کی بھی وہاں ایک علیحدہ کمیٹی ہو گی تاکہ یہ دونوں کمیٹیاں اپنے اپنے لیول پر ایک ایکسر سائز کریں۔

اس وقت جو ٹرمز آف ریفرنس اس کمیٹی کا ہو گا وہ اصولی طور پر تین چیزوں پر ہو گا۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں کہ پاکستان کے آئین میں یہ صاف الفاظ آرٹیکل ۹۱ میں ہونے چاہئیں کہ ملک

[Mr. Nawaz Khan Marwat]

کاوزیراعظم مسلمان ہوگااور دوسری چیز جس پر یہ کمیٹی غور کرے گی کہ اس کو کس طریقے سے ہم آگے پیش کریں وہ ہوگی صوبائی خود مختاری کے متعلق، صوبائی خود مختاری کے لئے بار بار اظہار ہوا ہے کہ صوبائی خود مختاری ۱۹۷۳ء کے تحت' اور یجنل آئین کے تحت جو تھی اس کا تحفظ کیا جائے' وہ قابل قبول تھی (پاکستان کے عوام کو سب صوبوں کو صوبائی خود مختاری دو' کا احترام کیا جائے اور اس کو اسی انداز میں واپس لایا جائے۔) میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ بھی کمیٹی کے حوالے ہم کریں گے تاکہ اس کو بھی اگزامن کر کے وہ ریکومنڈیشن دے۔

تیسری چیز جو زیر بحث یہاں رہی ہے کہ گذشتہ ۸ سال کے دور میں مارشل لاء کے وقت میں کافی گھماگھمی رہی ہے کافی مارشل لاء ریگولیشن جاری ہوئے ہیں اور حکومت نے مارشل لاء کے زیر سایہ' اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ اگر ایسے کیسسز میں جہاں کوئی زیادتی ہوئی ہو تو ان کے لئے بھی کوئی تدابیر کی جائیں تو وہ کام بھی اسی کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔

جناب والا! آخیر میں ایک بات میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کمیٹی میں مقرر کروں گا اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ اپنی تدابیر ہمیں چھ مہینے کے اندر دے تاکہ چھ مہینے کے اندر ہم سوچ کر اور جو آئینی ترامیم لانی ہیں ان کو بھی ہم اس فورم پر لے آئیں۔ ''

These are the extracts from the speech of the honourable Prime Minister of Pakistan delivered by him on the 31st ....

Mr. Chairman : Excuse my interruption. But the relevant points raised by Senator. Javed Jabbar. are two. One is that the Committee which has been constituted by the Prime Minister does its terms of reference include something with regard to review the Martial Law cases or not. Is it the same Committee which was announced with the terms of reference or is it a different Committee ? This is number one and number two is that out of the 180 days something like 40 days have lapsed already and will the Committee be in a position in these circumstances to finish the work assigned to it within this time. These are the two relevant issues. on that if you can satisfy the honourable member, he will be........*(interruption)*

Mir Nawaz Khan Marwat : Whether the Prime Minister should have announced the Committee here, it was not the point involved. The only thing .....

Mr. Chairman : He is not pressing that actually, he mentioned that casually.

Mir Nawaz Khan Marwat : And there is no legal implication in the point that he was forced to announced it. He could have announced it there, but the only object was, the main object was, that he had to constitute a Committee and he had to announce it and that, Sir, was formed by him earlier, not before the Martial Law was lifted but even before that and that is why there is no breach of privilege.

Mr. Chairman : No, the only question is, whether the terms of reference of this Committee remain the same which you have just read out from the Prime Minister's speech or not.

Mir Nawaz Khan Marwat : Naturally, that would be, but the question is, Sir, first ....

Mr. Chairman : This is one.

Mir Nawaz Khan Marwat : The question was that the Committee had not, at all, been constituted.

Mr. Chairman: No, no.

Mir Nawaz Khan Marwat : But actually that Committee of eleven persons has been constituted by the Prime Minister O Pakistan, Sir.

Mr. Chairman : It will have the same terms of reference as were announced by the Prime Minister in the House on the floor of the Senate.

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir it ha also appeared in the Press also on the 24th of December, it appeared in 'Dawn', Sir.

Mr. Chairman : No, that is a very laconic statement. Unfortunately, it has not given the terms of reference that is why, it has put the honourable Senator in doubt.

Mir Nawaz Khan Marwat : Actually, this could have been asked in the adjournment motion or the privilege motion also, but this

is a new point which has come up now. Naturally the Committee was for that object and the Prime Minister had made a categorical statement Sir, and the three points of reference which he had given, naturally that Committee was meant for that, Sir.

Mr. Chairman : Right.

Mir Nawaz Khan Marwat : Secondly, I will refer to Rule 59, Sub-Rule (iii). It says Sir.

'The matter shall be such as requires the intervention of the Senate'.

Now, Sir, no breach of privilege has occurred, no intervention is required, the Committee has been constituted. So I think it is neither maintainable nor it could be taken ....

Mr. Chairman : I think, the time is running out and we may be overtaken by Maghrib Prayers. I will just explain it.

Mr. Javed Jabbar : Why is time running out ? Time is certainly a consideration Sir, I am willing to suspend my response to the Minister till after the prayer break.

Mr. Chairman : Right, if you are prepared to do this.

Mr. Javed Jabbar : But I don't wish to ....you know the implication, Sir, is as if I am trying to take up the time of the House .....

Mr. Chairman : No, no, that is not the point but I thought that unless there was a substantial point with regard to the second ......

Mr. Javed Jabbar : The second point he has not responded to, Sir.

Mr. Chairman : With regard to the second point, the Committee has been announced but you can give the House an assurance that the work would be finished within the time allotted to it.

Mir Nawaz Khan Marwat : *'Inshallah'* we will try our utmost what is humanly possible, Sir. I think, we are going to summon the meeting of that Committee in the near future also, Sir.

Mr. Javed Jabbar : If in 140 days you propose to be able to review the entire Constitution and review cases of injustices of 8-1/2 years, I shall be most pleasantly surprised.

Mr. Chairman : What you can ask is whether they would be able to complete the work or they would not be able to complete the work with in this time, that is not the point. The point is that they have constituted a Committee, do you accept the first point of view that the terms of reference of the Committee would be the same as announced by the Prime Minister.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I am very grateful to you to procure that assurance that the terms of reference of this Committee are the same as those announced on the 31st of October. I accept that.

Mr. Chairman: The on the second point, we are at the admissibility stage of the privilege motion and there six month's time has not expired yet in that sense the motion would be anticipatory.

The privilege of the House would be breached if within six months they deliberately do not produce a report to satisfy the House.

Mr. Javeed Jabbar: I agree, Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much. Ithink, in that case, you would not press the privilege motion.

Mr. Javeed Jabbar: I will not, Sir.

Mr. Chairman : Right.

I think, the House would *re*-assemble at 6.15.

[*The House adjourned for Maghrab prayers*]

[*The House re-assembled after the interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair*]

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: تحاریک التواء، پہلی مولانا سمیع الحق صاحب کی ہے

Desecration of al-Aqsa Mosque

جو کل پڑھی گئی تھی۔ اب میرا خیال ہے کہ لوگوں کی یاداشت کو تازہ کرنے کے لئے دوبارہ پڑھ لیں۔

DESECRATION OF AL-AQSA MOSQUE

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ

اجلاس ملتوی کر کے قومی وملی نوعیت کا واقعہ زیر غور لایا جائے۔

یہودیوں نے حال ہی میں مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی اور مسلمانوں کو اپنے اہم ترین فریضہ عبادت نماز سے روک دیا گیا اور یہودیوں نے اس میں اپنی عبادات کی رسوم انجام دیں اس واقعہ سے پاکستان اور سارے عالم اسلام میں شدید ناراضگی پھیل گئی ہے۔ یہ واقعہ ان عزائم کا ایک ثبوت ہے جو کہ مسمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کی مذہبی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے صیہونی ریاست اسرائیل رکھتا ہے جبکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے فیصلوں کی بنا پر بھی یہودیوں کو مسجد اقصیٰ کی حیثیت تبدیل کرنے والے اقدامات سے روکا گیا ہے۔ اس لئے ایوان اس مسئلہ کو زیر بحث لائے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں اتنی گذارش کروں گا کہ یہ مسئلہ تو ہر لحاظ سے اہم ہے۔ پورے عالم اسلام اس مسئلے پر چیخ اٹھا ہے اور متفق ہے۔ احتجاج ہو رہے ہیں لیکن ہمارے لئے پارلیمنٹ کی حیثیت سے اس مسئلے پر غور اور جذبات کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ یہ کام اور یہ حرکت وہاں کچھ عام آدمیوں نے اور عام یہودیوں نے نہیں کی تھی بلکہ ۱۶ ارکان پارلیمنٹ ' (اسرائیلی پارلیمنٹ کے ارکان) نے یہ حرکت کی۔ پارلیمنٹ کے ممبران گئے اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے وہاں مار پیٹ ہوئی انہوں نے اپنی کتابیں نکالیں اور اپنی عبادت وغیرہ انجام دی۔ ۱۹ سال قبل جب بیت المقدس پر قبضہ ہوا ہے اس وقت سے اب تک کم از کم ۵ دفعہ یہ حرکات ہوئی ہیں' مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ اس کو منہدم کر کے وہاں ہیکل سلیمانی بنایا جائے اور اس کے لئے وہ مختلف طریقے سے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر آئے دن یہ حرکات کرتے ہیں کہ یہ ایک نارمل واقعہ بن جائے اور رفتہ رفتہ اس کی بنیادیں گرا کر اس مقام پر قبضہ کیا جائے۔ وہاں مسجد اقصیٰ ہے گنبد صغریٰ ہے اور مسمانوں کی عظیم عبادت گاہ ہے۔ قبلہ اول ہے اور اب وہاں باقاعدہ بل پیش کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ وہی ارکان جنہوں نے یہ حرکت کی وہ اسرائیلی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کر رہے ہیں کہ مسجد اقصیٰ میں یہودیوں پر عبادت کی پابندی ختم کی جائے اور اس کو یہودیوں کے لئے بالکل کھلا چھوڑا جائے جناب والا! اس مسئلے پر ہمیں اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہیئے۔ ہم الحمدللہ عربوں کے ساتھ ہر مسئلے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہیں۔ اور اس مسئلہ میں بالخصوص میری ایک دوسری تحریک التواء بھی ہے وہ بعد میں آئے گی۔ وہ بھی اسی کے ساتھ وابستہ ہے کہ امریکہ نے

خاص طور پر جو حرکت کی ہے اور اس سلسلے میں وہ کم از کم قرارداد مذمت تک برداشت نہیں کرتا اور سلامتی کونسل میں اس نے ویٹو کر دیا تو اس کے بارے میں صرف ہمارے جذبات کا اظہار ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں امریکہ سے پرزور احتجاج بھی کرنا چاہیئے کہ ایک طرف تو آپ ساری دنیا کے ساتھ تعلقات..........

جناب چیئرمین: اب آپ اس کے Substance پہ جا رہے ہیں۔ ایڈمسبلٹی پہ بات کریں۔ آپ نے وہ کہہ دیا ہے تو زین نورانی صاحب سے کہتے ہیں کہ۔۔۔۔

جناب زین نورانی: سر میرا مشورہ یہ ہے کہ ان کی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۱۵ جس کا ابھی وہ ذکر کر رہے تھے وہ پڑھ دیں تو ساتھ ہی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں اگر ہے تو وہ بھی پڑھ لیں۔

AMERICAN VETO ON DESECRATION OF AL-AQSA MOSQUE RESOLUTION

مولانا سمیع الحق: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا اجلاس ملتوی کر کے قومی و ملی نوعیت کا یہ معاملہ زیر غور لایا جائے۔ امریکہ نے سلامتی کونسل میں پیش شدہ اس قرارداد کو ویٹو کر دیا ہے جس میں مسجد اقصیٰ کی توہین پر اسرائیل کی مذمت کرنے کو کہا گیا تھا۔ امریکہ نے ایسا کر کے پورے عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کیا ہے جب کہ اسرائیل مقبوضہ فلسطین میں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم کر رہا ہے۔ عراق کے ایٹمی پلانٹ پر بمباری پھر ہزاروں میل دور ایک عرب ملک میں تنظیم آزادی فلسطین کے دفاتر پر حملہ' درجنوں مسلمانوں کی ہلاکت اسی اسرائیل کی دہشت گردی کا نتیجہ ہے۔ امریکہ کے اس افسوس ناک اقدام سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسرائیل کی تلوار عالم عرب پر مسلط رکھنا چاہتا ہے۔ اور کسی بھی اسلامی ملک سے اس کے معاہدے اور روابط قابل اعتماد نہیں ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کو بھی زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Zain Noorani : Sir, I don't wish to use the word 'opposed', but I will say that both of these are not adjournment motions ... (interruptions)..... because I could raise about half a dozen objections. But the subject matter is of such a sentimental value for the entire Ummah that I feel that inspite of the fact that the Foreign Minister has

already made a statement on this yesterday in the National Assembly, I should say something on this subject in the Senate also, and that is :-

The recent Zionist attempts to transform Al-Aqsa Mosque into a Jewish temple and its repeated desecration has caused great anguish and dismay to the Government and the people of Pakistan. The Government of Pakistan has stead fastly supported all moves aimed at liberation of Al-Quds Al-Sharif and for the preservation of the Islamic character of the city, in particular the preservation of Al-Aqsa Mosque.

In view of the recent disturbing developments which have evoked strong protests from the Muslim Arab population of Al-Quds Al-Sharif and clashes between them and the Zionists, the Prime Minister issued a strong statement on behalf of the Government of Pakistan condemning the Israeli actions and reaffirmed Pakistan's unswerving commitment for the liberation of the Al-Quds Al-Sharif and for preservation of the Islamic character of the Al-Aqsa Mosque.

The Prime Minister emphasised that Israel is obliged by binding decisions of the U.N. Security Council to refrain from changing the character of the Holy city especially the Islamic and Christian shrines in Jerusalem. The brazen Zionist disregard of these obligations and of the religious beliefs and sentiments of Muslims has evoked universal anger, dismay and condemnation. He called upon the international community and particulary those states which maintain links with Israel, to restrain the Zionists from any further acts violating the sanctity of the Al-Aqsa Mosque.

The Prime Minister made it abundantly clear that the people of Pakistan will never rest until Al-Quds Al-Sharif is liberated from the oppressing Zionist occupation and the Al-Aqsa Mosque restored to the loving care of Muslims who have been its lawful guardians for over 14 centuries. The Prime Minister affirmed once again that no agreement, arrangement or protocol which fails to provide for the restoration of Al-Quds Al-Sharif to Islamic and Arab sovereignty will be acceptable to the Muslim world or succeed in establishing durable peace in the holy land.

The meeting of Al-Quds Committee of the Organization of Islamic Conference, of which Pakistan is a member, met in Marakech

(Morocco) on 21st and 22nd January, 1986 under the chairmanship of King Hassan of Morocco to devise ways and means for the preservation of the sanctity of the Al-Aqsa Mosque. The Al-Quds Committee strongly condemned the Zionist plans and practices aimed at destroying the Al-Aqsa Mosque and judaising Jerosalem by changing its Muslim character. The declaration adopted by the Al-Quds Committee called upon the Islamic Heads of State to address an appeal to the United Nations and the pope which should contain a firm warning against the risks of continued desecration by Israel of Islamic and Christian holy places in jerusalem. The Committee urged that the Friday prayer meetings in all Islamic countries on January 31st should denounce Zionist ambitions and schemes for changing the Arab and Islamic character of Al-Quds Al-Sharif and the reputed desecration of Al-Aqsa Mosque. It also called for the work stoppage for a limited period throghout the Islamic world on February 3rd, 1986, which was as you know, Sir, observed. The Al-Quds Committee also called upon the Islamic Countries to replenish the Al-Quds Fund which provides financial support to Palestinians in Israeli occupied territories and urged the Muslims to participate in the Fund raising drive.

The Pakistan delegation to the Al-Quds Committee meeting effectively participated in the meeting and it is gratifying to note that the meeting took serious note of the recent developments in Al-Quds Al-Sharif and has recommended concrete measures for combating the Zionist ambitions against the holy Al-Aqsa Mosque. The Government of Pakistan will implement both in letter and spirit the recomendations contained in the declaration adopted by the Committee. The Government of Pakistan has been regularly contributing to the Al-Quds Fund since its inception. At the 16th Islamic Conference of Foreign Ministers held in Fez (Morocco) from 6th to 11th January, 1986, Pakistan pledged a sum of U.S. $ 50,000 for the Al-Quds Fund.

Pakistan, as a member of the Islamic Group, at U.N. Headquarters in New York played an important role in convening an urgent meeting of the Security Council to discuss the recent incidents of desecration of Al-Aqsa Mosque. Although Pakistan is not a member of the Security Council, our Permanent Representative to the United Nations on 21st January, 1986 took part in the debate in the Security Council and warned that any act of sacrilege against the Al-Aqsa

[Mr. Zain Noorani]

Mosque could produce a major convulsion posing a threat to peace. He stated that the acts of sacrilege against Al-Aqsa and ominous reports of schemes aimed at its destruction has caused deep concern to those who venerated and honoured the universal spiritual heritage of the Holy City. He warned that the violation of the sanctity of Al-Aqsa could stir deep emotions and cause pain and uncontrollable anger among the Muslims throughout the world. He said that the recent incident carried implications of profound gravity and the potential of sparking a wider conflict affecting the entire Islamic World.

Permanent Representative of Pakistan informed the Security Council that in bringing their concern to the Security Council, the Islamic countries whished to alert the International community that any act of sacrilege against the Holy Mosque bears the potential of widespread violence and constitutes a threat to peace and called upon the Security Council to respond effectively to the anxieties and sense of outrage of the Islamic community over the recent incidents by warning the occupying power in unequivocal terms.

The Foreign Minister made a detailed statement in the National Assembly of Pakistan on 4th February, 1986 in which he expressed the concern of the Government of Pakistan at the veto exercised by the United States over the draft resolution moved by the Islamic countries including Pakistan in the Security Council of the United Nations. The Foreign Minister said and I quote :

"Pakistan is gravely concerned that the United States voted against this draft resolution in the Security Council and prevented the adoption of a measure which sought to express the concern of the Muslim World about the desecration of the Al-Aqsa Mosque, an issue which is cause for deep anguish to the entire Islamic Ummah. The United States Ambassador in Islamabad was summoned to the Foreign Ministry on 2nd February, 1986 and asked to convey Pakistan's sentiments to Washington."

"It is the hope of the Government of Pakistan that the United States will take into account the feelings and views of the Government and the people of Pakistan and indeed of the entire Islamic world, and prevail upon the Israeli authorities to refrain from the desecration of

[Mr. Zain Noorani]

the Al-Aqsa Mosque in the future. The preservation of the character of Holy City of Jerusalem, and of its religious shrines both Islamic and Christian, is a collective responsibility of the International community and particularly of those states which choose to maintain links with Israel".

Thank you.

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب مولانا سمیع الحق صاحب!

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! جناب فاضل وزیر صاحب نے ہمارے جذبات کی جو ترجمانی کی' اس کی میں قدر کرتا ہوں۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی پر بڑی تفصیل سے بیان دیا ہے لیکن جو دوسری تحریک التواء جو امریکہ کے ویٹو کا مسئلہ ہے' اس کے بارے میں اگر مکمل اور صحیح جذبات کی بات آجائے تو ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ سے پورا احتجاج کیا جائے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ انہوں نے کیا ہے۔

مولانا سمیع الحق : ٹھیک ہے جی۔ میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ ہمارے جذبات ان تک پہنچائے جائیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ تو اس پہ آپ اصرار نہیں کر رہے۔

Next جناب قاضی عبداللطیف صاحب! نہیں ہیں اچھا۔

مولانا سمیع الحق : انہوں نے اس دن پیش کر دیا تھا۔ پڑھ کر سنا دیا تھا۔ خٹک صاحب موجود ہیں جواب دے دیں۔

RE:SMUGGLING OF ARMS IN PAKISTAN

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! اگر یہ ایڈ جرنمنٹ کسی اور کی جانب سے ہوتی تو مجھے حیرانی نہ ہوتی۔ لیکن قاضی صاحب جو سرحد کے رہنے والے ہیں ان کی جانب سے اس قسم کے ایڈ جرنمنٹ موشن سے واقعی مجھے حیرانگی ہوئی۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ افغانستان کے ساتھ ہماری سرحدات چترال سے لے کر کہاں تک جا رہی ہیں۔ اور یہاں کتنے درے اور علاقے اور رستے ہیں۔ ہمارے دشمن کی طاقت 'حیثیت اور قدرت کا بھی اندازہ ہے اور خاص کر افغان مہاجرین کو جو ہم نے اپنے ہاں مہمان کی طرح رکھا ہوا ہے اور اسلامی اخوت و جذبے

سے ہم ان کی خدمت کر رہے ہیں۔ تو یہ تمام چیزیں ہمارے مخالفین کو ناگوار گزرتی ہیں۔ اسی لئے وہ کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس سے وہ ہمیں نقصان پہنچا سکیں۔ اور یہ سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر قسم کے اقدامات کر رہے ہیں۔ ایسے اقدام بھی کر رہے ہیں جنکا یہاں ذکر کرنا موزوں نہیں ہے۔ میں قاضی صاحب کے ذریعے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پاکستان ان چیزوں سے غافل نہیں ہے اور یہ بھی اعتراف ہے کہ ان کے عزائم کیا ہیں۔ اور حتی الامکان ان کے عزائم کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری کئی agencies کام کر رہی ہیں۔ اور کئی قسم کا مواد بم، ڈائنامیٹ اور دوسری مہلک چیزوں کو پکڑا ہے۔

باقی ہماری سرحدات پر صوبہ سرحد میں ہر قسم کے ہتھیار موجود ہیں۔ قبائلی علاقے میں ان کی آمد و رفت پر ہم کوئی پابندی عائد کر نہیں سکتے یہ ہماری قدرت نہیں ہے کہ ہم ان تمام راستوں کو بند کر سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب قاضی صاحب!

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں محترم وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ غافل نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اسلحہ وہاں سے واقعتاً آ رہا ہے اور ہمارے علاقوں کے اندر وہ تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس وقت بعض چیزیں ہمارے سامنے افشا کرنا مناسب نہیں لیکن ہم نے اپنے قبائل کو زیادہ مستحکم کرنے کے لئے کون سے طریقے اور ذرائع استعمال کئے ہیں۔ جب کہ ہمارے قبائل اس وقت تک تقریباً نہتے ہیں ان کے پاس اپنا ٹوٹا پھوٹا اسلحہ ہے جب کہ وہ وہاں سے حملے کر رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے حملوں کے علاوہ یہ جو تین لاکھ کی اطلاع واشنگٹن سے آئی ہے اس کے بعد بھی ایک اطلاع ہے کہ ۱۲ لاکھ کا اسلحہ آ رہا ہے اب یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں جنہیں نظر انداز کیا جائے۔ Settled اور قبائل علاقے کے اندر ہم باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اس کا انسداد کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم خار دار تار نہیں لگا سکتے مگر یہ ہمارے قبائل جو پاکستان کے بازوئے شمشیرزن ہیں۔ اگر انکو واقعتاً منظم و مستحکم کیا جائے اور ان کو ایسا اسلحہ دیا جائے تاکہ وہ جواب دے سکیں تو پھر ہی ہم اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر اس طریقہ سے مبہم رکھیں گے

[Qazi Abdul Latif]

اور جو ملک کے اندر ہو رہا ہے تو اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہو گی اور بعض لیڈر تو کھلم کھلا ان کے حق میں بیانات دے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں ان کے اڈے موجود ہیں جن کی وجہ سے یہاں بم پھٹ رہے ہیں۔ اطلاع آئی ہے کہ آج لاہور کے اندر بھی دھماکہ ہوا ہے۔ بہر حال میری گزارش ہے کہ اس پر ہاؤس کو بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک جناب والا! مولانا صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے دشمن کے عزائم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوئے اور صرف ایک بم یہاں اور دوسرا بم وہاں پھٹا ہے۔ اس سے وہ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے دوست اور قبائلی علاقے کے دوست پوری طرح منظم ہیں اور وہ اس چیز سے بے شک باخبر ہیں کہ وہ کیسا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ان کی ہر قسم کی امداد کر رہی ہے۔ باقی لاہور، کراچی یا کہیں سندھ میں ایسے واقعات ہوئے ہیں تو ان پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے لیکن complete تدارک impossible ہے۔ مکمل تدارک تو دنیا میں آپ کسی چیز کا کر ہی نہیں سکتے۔

بہر صورت روس افغانستان میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ فوج رکھ کر اپنے علاقے میں امن قائم نہیں رکھ سکتا تو آپ یقین کیجئے کہ ہم تو خوش قسمت ہیں۔ ابھی تک ہمارے ہاں اس قسم کے واقعات نہیں ہوئے جس سے واقعی ہمیں بہت زیادہ تشویش ہو۔ لیکن مولانا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی تجاویز پر خاص کر منظم ہونے کے بارے میں، ضرور حکومت غور کرے گی۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! جناب وزیر داخلہ نے صحیح فرمایا ہے کہ ہمارے قبائلی عوام اس بات کے لئے متنبہ ہیں اور وہ اس طرح کی کارروائیوں کو روکنے کی قوت رکھتے ہیں۔ میں بطور خاص خیبر ایجنسی کے بارے میں جانتا ہوں حرا کے علاقے میں جو ٹرائیب بارڈر پر ہے انہوں نے ان کے آنے جانے کے راستے بھی روک رکھے ہیں۔ جو تخریب کاری کے لئے کابل جاتے ہیں اور واپس آنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ اس طرف گئے ہیں وہاں انہیں مجاہدین نے گھیر رکھا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ محدود ے چند لوگ ہیں کچھ عناصر ایسے ہیں جو کہ اس وقت تخریب کاری پر تلے ہوئے ہیں جن کو اسلحہ مل رہا ہے اور انہیں میزائل ملے ہیں میں جانتا ہوں کہ اس چھوٹی سی طاقت اور عناصر کو اگر اس وقت ڈھیل دی گئی تو یہ زور اور قوت پکڑ سکتے ہیں ان کی پشت پر بین الاقوامی طاقتیں ہیں مجھے شبہ ہے کہ جس طریقہ سے ان معمولی لوگوں کو ڈھیل دی جا رہی ہے اور گورنر سرحد ان سے گفت و شنید کرنا چاہ رہے ہیں اور

اب اس مسئلہ کو نا تجربہ لوگوں کے ہاتھوں میں دیا جارہا ہے، اس کی وجہ سے یہ مسئلہ تشویش ناک صورت اختیار کر سکتا ہے جب کہ اس وقت یہ تشویش ناک نہیں ہے یہ محدود لوگ ہیں، اگر حکومت کا یہی رویہ ہو گا تو یہ لوگ پھر کھلم کھلا یہ کہیں گے ہم بیرون ملک سے اپنے دوستوں کو بلا لیں گے۔ مگر دنیا میں ایسی حکومت میں نے نہیں دیکھی کہ وہ اپنے ملک میں ایسے لوگوں کو کھلم کھلا چھٹی دیں جو کہیں کہ ہم غیر ملکی لوگوں کو دوست بنا کر ملک کے خلاف لے آئیں گے۔ ایسا بھی کبھی نہیں ہوا کہ ملک کے اندر چھوٹا سا گروپ صرف پکی سڑک سے تین میل کے فاصلہ پر بیٹھا ہوا ہو اور وہ یہ کہیں کہ میں اس طرف چلا جاؤں گا اور میں افغانستان سے ببرک کارمل کو یہاں لے آؤں گا اور حکومت ان کو دیکھ رہی ہو اور وہ چپ سادھ رکھی ہو یہ کبھی بھی نہیں ہوتا کسی آزاد ملک میں۔ اس لئے یہ مسئلہ اس کا مستحق ہے کہ اس پر بحث کی جائے۔ اس پر بات کی جائے تاکہ اس کے تدارک اور روک تھام کے لئے جو تجاویز ہمارے پاس ہیں وہ ہم دے سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب قاضی صاحب! کیا وزیر داخلہ کی وضاحت کے بعد آپ اس پر اصرار کریں گے؟

قاضی عبداللطیف: میری گذارش یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم قبائل کو انشاء اللہ مستحکم کریں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہاں سیٹلڈ علاقوں میں جتنے کالج اور سکول ہیں ان میں بھی فوجی ٹریننگ شروع کی جائے تاکہ ہمارے نوجوان بھی اس سلسلے میں مسلح ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ تو آپ اس پر اصرار نہیں کر رہے؟

قاضی عبداللطیف: جی، میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! یہ حسن اتفاق ہے کہ ہمارے قابل احترام وزیر داخلہ غسل صحت کے بعد آج تشریف فرما ہیں۔ وہ ہتھوڑا گروپ والی جو تحریک التواء تھی ....

جناب چیئرمین: میں اس پر ابھی آتا ہوں۔ پہلے آپ اپنی اگلی تحریک پیش کر دیں پھر انشاء اللہ اسی پر آتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ دونوں موشنز ایک ہی نوعیت کی ہیں۔ واقعات مختلف ہیں۔ میں دونوں پڑھتا ہوں۔

SMUGGLING OF HEROIN THROUGH NATIONAL SHIPPING CORPORATION

مولانا کوثر نیازی: روزنامہ مسلم نے اپنی ۴ دسمبر کی اشاعت میں یہ خبر چھاپی تھی اور میں نے اسی دن اسے ایک تحریک التواء کے ذریعے ایوان میں زیر بحث لانے کا نوٹس دیا تھا مگر اجلاس کے پرو روگ ہو جانے کی وجہ سے اس کی نوبت نہیں آئی۔ اس لئے میں دوبارہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

خبر یہ ہے کہ پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے ایک جہاز سے بلجیم میں ہیروئن پکڑی گئی ہے۔ یہ چھاپہ بلجیم کی National Criminal Intelligence Service نے مارا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں جہاز کے بعض کریو ممبرز بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مرکزی حکومت کے زیر اہتمام چلنے والے ایک سرکاری کارپوریشن کے جہاز کے ذریعے ہیروئن اسمگلنگ کرنے کے اس واقعہ سے بیرون ملک پاکستان کی جو بدنامی ہوئی اس پر ہر پاکستانی کو افسوس ہے اور اس لئے اس پر اس ایوان میں بحث بے حد ضروری ہے۔

دوسری موشن جناب والا! یہ ہے کہ ''مسلم'' نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے ایک جہاز سے امریکہ میں پانچ کلو گرام ہیروئن پکڑی گئی ہے اور جہاز کے کریو ممبرز کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پے در پے وارداتوں کی وجہ سے کارپوریشن کو بزنس حاصل کرنے میں بھی خاصی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ کیونکہ جب کارپوریشن ملکی اور غیر ملکی تاجروں کو اس سلسلے میں کنٹیکٹ کرتی ہے تو وہ ہیروئن پکڑے جانے کے ان واقعات کی وجہ سے کارپوریشن کو بزنس نہیں دیتے۔

میں تحریک کرتا ہوں کو ایوان کی کارروائی روک کر اس صورت حال پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Muhammad Ibrahim Baluch (Minister of State for Communication) : I oppose it. Sir, both the motions are similar. One is from Belgium and the other is from U.S.A. I would like to say that two crew members of Pakistan National Shipping Corporation Ship 'Khairpur' were arrested for trafficing 2.2. kilo gram heroin whithin the city of Baltimore and not from the ship itself. The ship 'M.B. Khairpure' arrived at Baltimore on January 3rd, 1986 and after en-route loading and discharging of cargo sailed on 8th January, 1986

without any charge. According to reports these persons were arrested from the city of Baltimore and not from the ship and as such the ship was not arrested and was allowed to sail. P.N.S. has no means for enforcing anti-drug smuggling measures nor it comes within the purview of its defined duties which is actually the duty of Customs, Anti Norcotics Central Board and Local Drug Enforcement Cell. P.N.S. fully co-operates with such organisation which has resulted in controlling the situation.

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی: یہ تو جناب ایک واقعہ کے بارے میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کے واقعہ کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ بد بلجیم

جناب محمد ابراہیم بلوچ بلجیم کے بارے میں بھی یہی ہے کہ دو آدمی پکڑے گئے تھے اور وہ بھی شہر سے پکڑے گئے ہیں' جہاز سے نہیں پکڑے گئے۔ لہٰذا جب وہ شہر سے پکڑے جاتے ہیں تو اس میں ظاہر ہے کہ شپنگ کارپوریشن کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ کو کچھ کہنا ہے؟

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین میں کوئی derogatory نہیں دینا چاہتا لیکن امر واقعہ کی وضاحت کے لئے عرض کرتا ہوں۔ پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کو بیرونی دنیا میں جناب والا! پاکستان نارکاٹیکس سپلائی کہا جاتا ہے۔ یہ پے در پے واقعات کہ ملازمین پکڑے جاتے ہیں اور ملازمین جہاز سے نہیں پکڑے جاتے وہ شہر میں جب بیچتے ہیں ہیروئن وہاں پکڑے جاتے ہیں۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جہاں تک ایڈمیسبلٹی کا تعلق ہے' اس کے ان آرڈر ہونے کے لئے یہی ایک آرگومنٹ کافی ہے۔ میرے خیال میں یہ موشن ان آرڈر ہے۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے' دوسرا نہیں ہے تیسرا نہیں ہے۔ یہ جو فرماتے ہیں کہ یہ پی این ایس کی ذمہ داری نہیں ہے کیریئر کی بھی اتنی ہی ذمہ داری ہوتی ہے جتنی کہ کسی اور کی ہوتی ہے۔ یہ نیشنل کیریر ہے اور اس سے تمام ملک کی بدنامی ہوئی ہے۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ جس پر تفصیل سے بحث کی جائے۔

کیا اس پر بحث کرنے کی آپ اجازت دیتے ہیں۔

(تحریک التواء بحث کے لئے منظور کرلی گئی)

Mr. Chairman : Right, so this motion is admitted and after that I think, the other motions are automatically postponed. Now,

there is one thing, we have already admitted three or four earlier motions and we have not been able to fix a day for their discussion. I think, today, we would take advantage of the Interior Minister's presence in the House and fix a date for discussion of the earlier motions also. One is the mysterious murders of innocent people in different parts of the country.

وہ جو ہتھوڑا گروپ والا کیس ہے۔

This was admitted on the 15th of December. Because of your absence from the House, we have not been able to fix a date. You, kindly, suggest a date on which this motion should be discussed and debated.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, I am at your service. Any date that Secretary of the Senate would very kindly fix, we are prepared to ...

Mr. Chairman : Can you suggest any date ?

مولانا کوثر نیازی: کل، جناب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب! اس تحریک پر نیشنل اسمبلی میں بحث ہو چکی ہے اس کے باوجود ہم تیار ہیں کہ جو واقعات ہیں وہ سینٹ کے سامنے بھی پیش کریں۔ یہ ہفتہ یا اتوار کو ہو جائے۔

جناب چیئرمین: میں اور بھی آپ کو بتاتا ہوں پھر تاریخیں آپ مقرر کرلیں۔ ایک پروفیسر خورشید احمد صاحب کی تھی On Islamisation Policy of the Financial Institution. جو ۲۳ دسمبر کو ایڈمٹ ہوئی تھی۔ اس کے لئے ۱۰ تاریخ مقرر کی جارہی ہے۔ کیا یہ منظور ہے؟

(تحریک منظور کرلی گئی)

جناب چیئرمین: مولانا سمیع الحق صاحب کی تحریک بھارت کے ساتھ تجارتی معاہدے سے متعلق تھی۔ وہ بھی ۲۷ جنوری کو بحث کے لئے منظور ہو چکی ہے۔ اس بحث کے لئے ۱۲ فروری تجویز کی جارہی ہے۔ اب دس اور بارہ کو تو یہ کام ہو جائے گا۔ اب اگلے کے لئے بتائیں کہ یہ تھوڑا گروپ والا کس تاریخ کو رکھیں؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں جمعرات کو حاضر نہیں ہوں گا۔ میں گذارش کروں گا کہ یہ پہلی موشن ہے جو ایڈمٹ ہوئی ہے، یہ دس کو آپ رکھیں اور اسے تیرہ کو آپ کرلیں۔

جناب چیئرمین: یہ اب وزیر صاحبان تک ہے if they are availabe on those dates.

جناب محمد ابراہیم بلوچ: جناب دس کو نہ رکھیں کیوں کو میں دس تاریخ کو کوئٹہ جارہا ہوں۔ یہ میری درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: دس کو آپ کا نہیں ہے دس تاریخ کو وزیر خزانہ کا ہے۔ بلوچ صاحب یہ ۱۳ کے بعد رکھنا پڑے گا۔ Should we fix it for Tuesday, the 18th ?

جناب محمد ابراہیم بلوچ: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: تو میرے خیال میں ۱۷ کو تھوڑا گروپ والا رکھ لیتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ موشن ویسے بھی پرانا ہے اور پہلا موشن بھی یہی ہے جو ایڈمٹ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا جو ارشاد ہے وہ صحیح ہے لیکن باقی منسٹروں کو پھر اپنا ٹائم ٹیبل وغیرہ بدلنا پڑے گا۔

مولانا کوثر نیازی: وہ تو جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اسلم خٹک صاحب بیٹھے ہیں وہ اتفاق کر سکتے ہیں۔ انہیں آپ کل کا وقت دے دیں اور دوسری کوئی تاریخ جو ہے وہ آپ وزیر خزانہ کے ساتھ طے کر لیں۔

مولانا سمیع الحق: جناب، کل شام کو کر لیں۔ اس میں کوئی اتنی لمبی چوڑی تیاری تو نہیں کرنی پڑے گی۔

جناب چیئرمین: خٹک صاحب! کل شام کو کر لیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: کل شام تک شاید ہمارے پاس مواد نہ پہنچے۔ یہ جو آپ نے ۱۷ تاریخ کہی تھی، یہ مجھے زیادہ موزوں معلوم ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو پرانا کیس ہے۔ پہلے بھی ڈسکس ہو چکا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اسمبلی میں بھی ڈسکس ہو چکا ہے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: اگر آپ چاہتے ہیں تو کل کر لیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں کل کر لیں Every thing would then be taken care of تو کل یہی رکھ لیتے ہیں جو مولانا کوثر نیازی صاحب کا تھا۔

مولانا کوثر نیازی: اگر اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کل زیر بحث نہ آئے۔

جناب چیئرمین: وہ تو قدرتی طور پر جو آخیر کے دو گھنٹے ہوں گے اس میں نہیں آئے گی۔ آخری ۲ گھنٹے ہی بحث کے لئے مقرر کرنے ہیں۔ اس سے زیادہ وقت تو تحریک التواء کے

لئے ہوتا ہی نہیں ہے۔ اور دس تاریخ کو اسلامائزیشن کا ہو جائے گا، ۱۲ تاریخ کو مولانا سمیع الحق صاحب کا "تجارتی معاہدے" پر ہو جائے گا۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! پشاور میں پی۔ آئی۔ اے کے دفتر میں پھٹنے والے بم کے متعلق میری ایک تحریک تھی وہ بھی ملتوی کی گئی تھی۔ اس کو بھی اسی میں شامل کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ اگلی ہے۔ وہ چار معزز اراکین کی طرف سے تحریک التواء تھی صرف آپ کی نہیں تھی۔ وہ بھی میرے پاس ہے میں اسی پر آرہا تھا اس کو ۱۷ تاریخ پر رکھ لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: بم بلاسٹ والی بھی تھوڑا گروپ والی کے ساتھ ہی کر لیں۔

Mr. Chairman : But then in that case the Minister would not be ready to deal with all the cases, with *Hithora* Group, perhaps he is familiar but not with the other ones, and for that he would require information.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : I agree, Sir.

Mr. Chairman : Tomorrow. Right, then we will take up all the motions tomorrow both the *Hithora* Group as well as the bomb blasts 'four cases.'

مجھے بھی کہیں دو گھنٹے کے لئے ضروری کام پر جانا ہے تو میں ہاؤس سے اجازت لوں گا اور میری غیر حاضری میں شاد محمد خان صاحب جو ہمارے پینل پر سینئر موسٹ ممبر ہیں پریذائڈنگ آفیسر ہیں ان سے درخواست کروں گا کو وہ تشریف لا کر ہاؤس کے اجلاس کی صدارت کریں۔ تحاریک التواء ختم ہو چکی ہیں اور اب بحث کا آغاز ہو رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب یہ میری تحریک التواء نمبر ۱۸ تھی اور یہ بھی اسی طرح منسلک ہے۔ یہ کراچی میں ۴۰۰ ۳ تولہ سونا پکڑا گیا ہے اس کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: وہ سونے کا الگ ہے۔ اس کی ایڈمسیبلٹی ابھی ڈسکس ہونی ہے وہ ایڈمٹ ہو جائے تو تب ہی یہ چیز ہوگی۔ تو میں شاد محمد خان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ آکر اجلاس کی صدارت کریں۔

[Then the Chair was vacated by the Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) and occupied by Mr. Shad Muhammad Khan, Presiding officer]

GENERAL DISCUSSION ON COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY REPORT FOR 1977-78

Mr. Presiding Officer (Mr. Shad Muhammad Khan) : Now, according to the programme, I call upon Professor Khurshid to speak.

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، جناب والا! اس وقت ہم اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت ۷۸۔۱۹۷۷ پر بحث کر رہے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے اس مسئلے کے تین پہلوؤں پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور نفاذ اسلام کا مسئلہ بے توجہی کا مسلسل شکار ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سلسلے میں خود صدر مملکت نے بھی قومی اسمبلی کی بحث کا حوالہ اپنی تقریر میں دیا ہے۔ جس پر قومی اسمبلی میں تحریک استحقاق بھی آئی ہے۔ میری نگاہ میں سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اسلام جسے ہم اپنی زندگی کا اہم مسئلہ قرار دیتے ہیں سب سے اہم چیز قرار دیتے ہیں دونوں طرف سے ایوان میں بھی اس کے اوپر وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا یہ مستحق ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر وہ لوگ جو یہ شکایت کر رہے ہیں کہ منتخب نمائندوں نے اس رپورٹ کا حق ادا نہیں کیا وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ رپورٹ فروری ۱۹۷۹ میں حکومت کو پیش کی گئی تھی اور اس وقت سے آج تک اس پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس رپورٹ کے علاوہ اور کتنی رپورٹیں پیش کی ہیں ان سب کے بارے میں حکومت وقت کا کیا رویہ رہا ہے؟ یہ ایک بڑی تکلیف دہ اور دلخراش داستان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کوئی سیاسی تنازعہ نہ بنایا جائے بلکہ اسلام جو اس ملک کا مقصد وجود ہے اس کو سامنے رکھ کر یہ ایوان بھی قومی اسمبلی بھی اور حکومت بھی پوری سنجیدگی کے ساتھ یہ دیکھے کہ فی الحقیقت اسلامی نظام، اسلامی قوانین، اسلامی اصول، اسلامی اقدار کس طرح اس سرزمین پر جاری و ساری ہو سکتے ہیں اور کس طرح یہاں ہم ایک صحیح اسلامی معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔ خدارا اس کو پارٹی ایشو نہ بنایئے۔ یہ وہ چیز ہے جس نے پوری امت کو بلکہ میں یہ کہوں گا کہ برصغیر کے تمام مسلمانوں کو پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں شریک کیا۔ انہوں نے قربانیاں دیں، یہ ملک حاصل ہوا اور اس ملک کو آج قائم رکھنے کے لئے تمام صوبوں کو متحد رکھنے کے لئے اور اس ملک کے تمام عناصر کو ایک رکھنے کے لئے ہمارے پاس صرف اسلام کی قوت ہے۔ اس لئے میں بڑی دلسوزی کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اسے حکومت اور حزب اختلاف کا مسئلہ نہ بنایا جائے بلکہ اس پر

سنجیدگی کے ساتھ کام کیا جائے اور وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں سب سے پہلے اسی کے بارے میں تین تجاویز آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جناب والا! پہلا نقطہ یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پیش کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے آپ کو یاد ہو گا کہ اس ایوان میں ۶ مہینے تک بار بار مطالبہ کرنے کے بعد کونسل کی رپورٹیں ہمیں دی گئی ہیں۔ ۔ بلاشبہ ہم میں سے بہت سے افراد محنت کر رہے ہیں 'ایک 'ایک سطر اس کی پڑھنے کے لئے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے لیکن میں پورے ادب سے عرض کروں گا کہ حکومت کے لئے صحیح رویہ یہ تھا کہ صرف ان رپورٹوں کو پیش نہ کرتی بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ایک چارٹ دیتی کہ ان میں سے کس رپورٹ پر کتنا عمل ہوا ہے۔ ہر سال کونسل نے کتنی تجاویز دی ہیں' کتنی سفارشات کی ہیں' کتنے قوانین کا مسودہ دیا ہے اور ان پر کیا عمل کیا گیا ہے۔ اگر چارٹ بھی ان رپورٹوں کے ساتھ ہمارے سامنے آتا تب ہم کو صحیح بات معلوم ہوتی کہ ان ۸ سالوں میں کیا ہوا ہے اور ان رپورٹوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے ان کی آدھی تصویریں دیکھی ہیں وہ ہیں یہ رپورٹیں' لیکن اس کے عملدر آمد کی رپورٹ پیش نہیں کی۔ اس لئے میں خصوصیت سے وزیر متعلقہ اور وزیر عدل سے یہ کہوں گا کہ وہ محض ہمارے سامنے رپورٹیں نہ رکھ دیں بلکہ آج تک ان رپورٹوں کے سلسلے میں کیا اقدام کیا گیا ہے اور اگر کسی سفارش پر عمل نہیں ہوا یا حکومت نے یہ طے کیا............

Mr. Presiding Officer: I am sorry to interrupt you. A summary has been circulated in this House by the Minister concerned with action taken para-wise. I hope, you would now get that.

اور اس میں آگے Para-wise comments ہیں اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس پہ عمل ہوا ہے اور اس پر نہیں ہوا ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ آپ کو یہ نہیں ملیں۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ چیز مجھے نہیں ملی۔ میں سینٹ سیکریٹریٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے یہ چیزیں دیں۔

دوسری بات یہ کہ جو رپورٹ اس ایوان کے سامنے آگئی ہے ہمیں اس پر کس طریقے سے کام کرنا ہے؟ عام حالات میں تو یہ بات کافی تھی کہ ہر سال یہ رپورٹ آئے اور اس کے ساتھ حکومت کا response بھی آئے تو پھر ہم discuss کر لیں۔ اس وقت غیر معمولی صورتحال سے ہم دوچار ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اس وقت ۷۸-۱۹۷۷ء سے لے کر ۸۴-۱۹۸۳ء تک کی سالانہ رپورٹس اس کے بعد بیس سال کی مجموعی رپورٹ اور پھر قوانین پاکستان پر متعدد رپورٹیں' یہ تمام ہمیں فراہم کی گئی ہیں۔ میری نظر میں یہ بڑا غیر معمولی

[Prof. Khurshid Ahmad]

کام ہوا ہے اور بڑے سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ اس لئے میں آپ کے سامنے چند تجاویز رکھنا چاہتا ہوں۔

پہلی یہ کہ اس ایوان کا وقت زیادہ بہتر استعمال ہو گا۔ اگر ہم ان تمام رپورٹوں پر یکجا بحث کریں وزیر موصوف تمام رپورٹوں کو متعارف کرا دے اور اپنی رپورٹ ساتھ دے دے۔ اس کے بعد ایوان کو مطالعہ کا وقت دیا جائے اور پھر مشترکہ جنرل بحث کر لی جائے۔ لیکن حقیقت میں جنرل بحث سے بھی حق ادا نہ ہو گا یہ ایسا کام ہے کہ آپ کو سینٹ کی مختلف ایسی کمیٹیاں بنانی پڑیں گی جو بغور اس کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ ان پر سینٹ نے کیا کام کرنا ہے۔ اور اسی طرح قومی اسمبلی کو بھی یہی سوچنا ہو گا۔ لہٰذا میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ قائمہ کمیٹیز کو ان کے subjects سے متعلق یہ کام دیا جائے کہ وہ ان کے اوپر معینہ وقت مثلاً ایک مہینہ سٹڈی کر کے اپنی رپورٹ لائیں۔ یا پھر آپ پانچ ایسی کمیٹیاں بنایئے جس میں افراد اپنے آپ کو offer کریں کہ ہم فلاں شعبے میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کا مطالعہ کر کے اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

میری نگاہ میں پانچ موضاعات میں ساری سفارشات کو سمیٹا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں ایک کمیٹی قانون آئین اور نظام عدل، دوسری معیشت اور مالیات، تیسری اصلاح تعلیم اور نشر و اشاعت، چوتھی اصلاح معاشرہ اور پانچویں عبادات احترام دین اور دوسری متفرق تجاویز۔ تو دونوں میں ایک رستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ گہرائی میں جا کر اس کی رپورٹس لائیں۔ ان میں چار چیزیں میرے خیال میں ڈھونڈنی ہیں۔ پہلی چیز یہ کہ ان رپورٹس کے اوپر جس جس چیز کے لئے نئی قانون سازی کی ضرورت ہے کچھ معاملات میں کونسل نے خود مسودے دیئے ہیں۔ جن کے لئے نہیں دیئے گئے ان کے لئے نئی قانون سازی کی ضرورت ہو گی اور نئی قانون سازی کے لئے مسودات تیار کر کے ایوان کے سامنے لائیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو قانون سازی کے لئے نہیں کی جا سکیں گی۔ ان کے لئے میری تجویز ہے کہ وہ کمیٹیاں قرار داد کی شکل میں سفارشات ایوان کے سامنے لائیں۔ پھر یہ ایوان قرار داد کے طور پر حکومت کو یہ ڈائریکٹو دے کہ آپ ان چیزوں پر عمل کریں۔

تیسری چیز یہ ہے کہ کچھ معاملات ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن سے ہمیں اسلامی نظریاتی کونسل سے اختلاف ہے۔ ان تمام معاملات کے بارے میں میری تجویز یہ ہے کہ ان کمیٹیوں کا فرض ہو گا کہ وہ ایوان کو پیش کریں۔ اور پھر ایوان کی طرف سے ان کو دوبارہ کونسل کی طرف غور کے لئے بھیجیں۔

چوتھی اور بہت محدود چیزیں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن کو یہ ایوان قبول نہ کرے تو یہ چار responses ہو سکتے ہیں۔ تو میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایوان میں یہ کام directly کرنے کی بجائے جنرل بحث کے بعد ' یا سپیشل کمیٹیوں کے سپرد کیا جائے یا سٹینڈنگ کمیٹیز کے سپرد کیا جائے تاکہ ہم اس سے کچھ نکال سکیں۔ ورنہ یہاں ہم نے بحث کر لی اور کچھ اس سے حاصل نہ کیا تو بڑی زیادتی ہو گی۔

جناب والا! میں اس ذیل میں ایک بات یہ بھی کہنا چاہتا ہوں چونکہ بیک وقت ان رپورٹوں پر قومی اسمبلی اور سینٹ میں بحث ہو رہی ہے۔ اس پر غور کریں کہ سینٹ اور قومی اسمبلی کے کام کو کیونکر Co-ordinate کیا جائے اس پر سپیکر قومی اسمبلی اور چیئرمین سینٹ کو مل کر بات کرنی چاہئے کہ ہم جائنٹ کمیٹی کے لئے کیا راستہ اختیار کریں۔ جیسا کہ امریکہ میں ہوتا ہے۔ تاکہ یہ جوائنٹ کمیٹیز غور کر کے ان کو سامنے لائیں اور ان میں duplication نہ ہو یا یہ ہو کہ موضوعات مقرر کر دیں جیسے یہ پانچ موضوعات ہیں ان پر کام کرنا ہے۔ اس میں سے دو ایک ہاؤس اور تین دوسرا ہاؤس لے لے تاکہ یہ initiate ہو جائے۔ ویسے بھی ایک چیز کو دوسرے ہاؤس میں لامحالہ جانا ہے۔ اگر آئین اور قانون ' معاشیات اور مالیات کی چیزیں سینٹ لے لیتا ہے تو سینٹ ان کو examine کر کے ان پر قانون سازی کرے یا ریزولیوشن دے۔ اسی طرح قومی اسمبلی دو یا تین موضوعات لے لیتی ہے تو وہ ان پر قانون سازی کرے اور پھر وہاں سے یہاں آ جائے اور یہاں سے وہاں چلا جائے۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچے گا اور اس عظیم کام کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

جناب والا! اسی کے ذیل میں ایک اور بات بھی عرض ہے کہ ہمارے دستور میں اسلامی نظریاتی کونسل کا بڑا اہم اور منفرد کردار ہے۔ اس ادارے کو خصوصاً اسلام کے بارے میں معلومات حاصل ہیں اور وہ ایوان کی اس سلسلے میں مدد اور رہنمائی کرے لیکن اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کے پورے نظام سے ایک باہر ادارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی چیزیں حکومت

[Prof. Khurshid Ahmad]

کی مشینری کو متاثر نہیں کر پاتیں۔ میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا پارلیمینٹ اور حکومت کے ساتھ کیا relationship ہونا چاہئے اور حکومت کی مشینری کو کیونکر متاثر کیا جاسکتا ہے اس پر غور کیا جائے۔

میرے ذہن میں تین نکات آتے ہیں۔ پہلی چیز یہ کہ پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک سپیشل سیل قائم ہو جسکی یہ ذمہ داری ہو کہ جو رپورٹ بھی آتی ہے دیکھے کہ اس پر کیا اقدام کیا جارہا ہے؟ میری نگاہ میں وزرات مذہبی امور باقی سب وزارتوں سے ایک مساوی وزارت ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا اثر تقریباً ہر وزارت، ڈویژن پر پڑے گا اس لئے یہ سیل ہونا چاہئے جو اس کام کو سرانجام دے۔ اگر کسی وجہ سے یہ بات قابل قبول نہ ہو تو میری نگاہ میں دوسرا ادارہ پلاننگ کمیشن ہے۔ جو پہلے ہی یہ کام کر رہا ہے کہ ملک کا جو ترقیاتی کام ہے خواہ اس کا تعلق معیشت سے ہو یا ایجوکیشن سے ہو، سائنس و ٹیکنالوجی سے ہو، پلاننگ کمیشن کا مطلب پورے ڈویلپمنٹ سے ہے۔ پلاننگ کمیشن کا یہ کام بھی ہو کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو process کرے اور جب اصولی طور پر ان کو منظور کر لیا جائے تو پھر انہیں حکومت کی تمام policies کے اندر سمو دے۔

تیسری ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک الگ منسٹری بنائی جائے۔ جیسا میں نے وزارت مذہبی امور کے بارے میں کہا ہے۔ مجھے ہمیشہ یہ خلش رہے گی کہ ایک منسٹری ایسی جس کا ایک متعینہ کام ہے اگر اسکے سپرد یہ کام کیا گیا تو وہ یہ مسئلہ حل نہیں کر سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی چیزیں حکومت کی مشینری میں collect ہو سکیں اور پھر اس کی روشنی میں ہماری پالیسی چل سکے۔

جناب والا! پروسیجر پر گذارشات کے بعد اب کونسل کی سفارشات پر آتا ہوں۔ ایک حقیقت ہے کہ ۱۹۷۷ء سے اب تک جو اسلامی نظریاتی کونسلیں بنیں اور ان کی رپورٹس ہمیں دی گئیں۔ ہم ابھی پہلی ہی رپورٹ پر بحث کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان کی تاریخ میں یہ غیر معمولی حیثیت کا حامل کام کیا گیا ہے۔ دنیا میں کسی ایسے ملک میں اسکی مثال نہیں ملتی جہاں کسی ادارے نے systematically ملک کے نظریاتی پہلو سے جائزہ لیا ہے۔ اس کے بعد

سفارشات پیش کیں کہ ملک کے قانون، معیشت، معاشرے، عدالت، تعلیم کی اسلامی بنیاد کے اوپر تشکیل نو کی جا سکتی ہے۔ اس میں بہت سی باتوں پہ اختلاف ہو سکتا ہے اور مجھے بھی کچھ اختلاف ہے مگر یہ سارا انسانی کام ہے۔ میرے خیال میں ناقدری ہو گی اگر اس کام کی اہمیت اور اس ادارے نے جو contribution کیا ہے اس کا اعتراف نہ کریں۔

جناب والا! میری معلومات کے مطابق ۱۹۷۲ء تک جو کونسل تھی انہوں نے کل چوبیس سفارشات کی تھیں، ۷۴۔ ۱۹۷۳ کی کونسل نے اکتیس سفارشات پیش کیں، ۷۷۔ ۱۹۷۶ء کی کونسل نے تینتیس جب کہ ۷۸۔ ۱۹۷۷ء کی رپورٹ میں ۱۵۱ سفارشات مجھے ملی ہیں۔ اس کی میں نے گروپنگ کی ہے اور بعض چیزیں بہت وسیع ہیں۔ خاص کر عشر و زکوٰۃ۔ اس پہلو سے ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ یہ کتنا غیر معمولی کام ہوا ہے۔ اگر ہم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ ایک مجرمانہ غفلت ہو گی۔

جناب! اب آپ کی توجہ اس رپورٹ کے خاص پہلوؤں کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔ میری نگاہ میں رپورٹ میں بڑا اہم مسئلہ اٹھایا گیا ہے جسے یہ ایوان نظرانداز نہیں کر سکتا۔ وہ یہ ہے کہ شریعت اسلامی یعنی قران و سنت اس ملک کا ماخذ ہدایت ہے اور پھر اس کا تقاضا ہے کہ اس ملک کے قانون حتیٰ کہ دستور پر شریعت کی بالادستی کو تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے تجویز کیا ہے کہ آرٹیکل میں ترمیم کر کے ملک کی اعلیٰ تری عدالتوں کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ملک کے قانون ہی کو نہیں بلکہ ملک کے دستور پر بھی نظر دوڑائیں کہ اگر دستور میں کوئی چیز قرآن و سنت کے منافی ہے تو اس کو بھی کالعدم قرار دینے کا انہیں اختیار حاصل ہو۔ یہ بڑا اہم نکتہ ہے اس لئے کہ اگر ہم نے اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کیا اور فی الحقیقت ہم قرارداد مقاصد سے مخلص ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے سارے مقاصد پورے کریں۔ تو پھر ہمیں کسی reservation کے بغیر قرآن و سنت کی بالادستی کو ماننا پڑے گا۔ آپ کے دستور میں حکومت کے سربراہ اور وزراء کے بارے میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو وہ سرکاری یا ذاتی حیثیت میں کریں انہیں قانون سے بالاتر رکھا گیا ہے ان کا کوئی احتساب نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ اسلام کا یہ بنیادی اصول ہے کہ صدر مملکت، وزراء، اعلیٰ عہدیدار وہ سب قانون کے تابع ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے اپنے آپ کو امت کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر ہے تو لے لیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب خلیفہ دوم کو کسی معاملے میں

[Prof. Khurshid Ahmad]

ماخوذ کیا گیا تو قاضی نے ان کو بھی اسی مقام پہ بٹھایا جہاں مدعی تھا۔ اسلام کے انصاف کی یہ حیثیت تھی کہ ایک یہودی کا حضرت علیؓ کے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا تو اس بنا پر اس نے اسلام قبول کر لیا کہ تمہارا دین اور انصاف ایسا ہے کہ سربراہ مملکت کو بھی نہیں بخشتا۔ اس کے برعکس آپ کے دستور کی رو سے فیڈرل شریعت کورٹ ایک اعلیٰ ترین ادارہ ہے جس میں بہترین جج اور علماء رکھے جاتے ہیں لیکن اس کا عالم یہ ہے کہ ایک سرکاری حکم کے ذریعے اس کے جج کو جب چاہے معزول کیا جا سکتا ہے، تبدیل کیا جا سکتا ہے جو کام چاہے سونپا جا سکتا ہے اسے کوئی تحفظ نہیں ہے اگر یہ تلوار اس پر لٹکتی رہے تو اس سے آپ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو صحیح طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔

میں آپ کو دو مثالیں دوں گا کہ آپکا دستور اسلام کے مسلمہ اصولوں کے مطابق نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسی بنا پر اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ تجویز پیش کی کہ عدالت کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ صرف قانون ہی کو نہیں بلکہ دستور کو اس نقطہ نظر سے دیکھ سکے۔ اسی کے ساتھ ساتھ انہوں نے تجویز پیش کی کہ قانون اور آئین کے ساتھ ساتھ حکومت کے فرامین اور احکامات کو بھی شامل کیا جائے۔ یہ ڈائریکٹو بھی دیا گیا ہے کہ حکومت کے تمام ذمہ دار افراد اس کی پابندی کریں اور اس معاملے میں تعاون کریں۔

جناب والا! اسلام کی جمہوریت کا بنیادی اصول مساوات، اور احتساب ہے۔ ہر شخص جوابدہ ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لیکن ہمارے دستور میں فقہ وکٹوریہ پر عمل کیا گیا ہے۔ فقہ وکٹوریہ میں Sovereignity کو ہر قانون سے بالاتر رکھا گیا ہے۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ خصوصیت سے اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو کونسل کی اس تجویز کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہئے۔ چونکہ اب ہم نویں ترمیمی بل پر غور کر رہے ہیں جس میں کم از کم باقی قوانین کے بارے میں شریعت کی بالادستی پر غور کیا جا رہا ہے۔ تو اس پر بھی غور ہونا چاہئے کہ کیا ہم دستور کو شریعت کے تابع کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔

جناب والا! میں ایک دوسری اہم تجویز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ وہ نادار اقرباء کا نفقہ ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس پہلے قانون کا مسودہ پیش کیا۔ وہ یہ تھا کہ ہر غریب شخص کو مرد یا عورت، بچہ یا بچی، بوڑھا یا جوان، جو اپنی

ضروریات زندگی پوری نہیں کر سکتا' اس کی غذا' لباس ' مکان یہ تمام ضروریات تعلیم کو پورا کیا جائے۔ ان کو پورا کرنے کے لئے پہلا حق اس کا ہے جو اسی معاشرے ' خاندان کے متمول افراد ہیں۔ اگر ماں باپ ہیں تو پہلے یہ ہیں۔ اگر ماں باپ نہیں ہیں تو شریعت اسلامی کے مطابق دوسرے رشتہ دار جن پر یہ ذمہ داری آتی ہے ان کو اخلاقاً" اور قانوناً" اس بات کا پابند بنایا جائے وہ یہ نفقہ فراہم کریں۔ ہمارے قانون کے بغیر بطور رواج یہ چیز بارہ تیرہ سو سال تک رائج رہی ہے۔ لیکن برطانوی دور میں یہ چیزیں آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں۔ خاندان کا نظام باقی نہیں رہا اور ملک کے کچھ حصوں میں امیروں نے اپنے غریب بھائیوں کو ان کے حقوق سے محروم کیا حتیٰ کہ ہم نے رواج کے نام پر اپنی لڑکیوں کو وراثت سے محروم کر دیا۔ بد قسمتی سے پاکستان میں آج بھی کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں ہم شریعت کے قانون کو چھوڑ کر کے رواج کی بنا پر ان کو حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ تو جناب یہ قانون بڑا غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ جس کے اوپر غور ہونا چاہئے۔

جناب والا! حدود کے قوانین کے بارے میں جو تجاویز اسلامی کونسل نے دی ہیں ان کو ایک حد تک قانونی شکل دی گئی لیکن ان قوانین پر فی الحقیقت ہمارے ملک میں نہ عمل ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ آج چھ سال ہوئے ہیں لیکن ان میں سے چند قوانین کا نفاذ ہوا ہے لیکن ان کے کوئی اثرات ہمارے معاشرے پر نہیں پڑے۔ آخر کیا وجہ ہے ہم کو سوچنا چاہئے یہ ہمارا دینی اور ملی فرض ہے کہ ہم ان چیزوں کو دیکھیں کہ اللہ نے جو قانون ہمیں دیا ہے اس کے نافذ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ اس کی کیا ضروریات ہیں۔ اس کے کیا تقاضے ہیں۔ میں بعد میں عرض کروں گا کہ میری نگاہ میں بنیادی خرابیاں کہاں ہیں۔ لیکن اس ایوان کے لئے میری نگاہ میں بے حد ضروری ہے کہ وہ ان قوانین پر عملدر آمد کا جائزہ لے اور یہ دیکھے کہ کس طرح ان کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح ان کے برکات سے معاشرے کو سیراب کیا جا سکتا ہے۔

چوتھی چیز جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں جناب والا! وہ یہ ہے کہ اسلامی آئیڈیالوجی کونسل نے ایک فلاحی معاشرے کے قیام کا تصور ہمیں دیا ہے۔ جس کا سب سے بڑا ستون زکوٰۃ اور عشر کا نظام ہے۔ لیکن زکوٰۃ اور عشر کے نظام کے ساتھ جو مذاق ہمارے ملک میں ہوا ہے اور اب بھی کیا جا رہا ہے ' وہ بڑا ہی افسوسناک ہے۔ اس کا اسی طرح چلتے رہنا اسلامی نظام کے ساتھ ایک تمسخر ہے۔ جناب والا! اسلامی آئیڈیالوجی کونسل نے تجویز کیا تھا کہ اموال ظاہرہ

[Prof. Khurshid Ahmad]

کی تمام زکوٰۃ ایک خاص زکوٰۃ فنڈ میں آئے لیکن جو قانون سازی ہوئی ہے اس کی رو سے نصف سے زیادہ چیزیں ایسی ہیں' اور سب سے بڑا آئیٹم اموال تجارت ہیں اس کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ تنخواہ دار طبقے کے جن کے اثاثے متعین ہیں ان سے تو آپ زکوٰۃ لے رہے ہیں لیکن بزنس مین کا طبقہ' سرمایہ داروں کا طبقہ' صنعت کاروں کا طبقہ جو قومی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ہے' اس کی وجہ سے زکوٰۃ سے نکال دیا گیا ہے۔

عشر کے معاملے میں بھی یہی کیا گیا ہے کہ قانون سازی میں شریعت کے جو واضح احکام تھے ان کو مکمل طور پر نہیں مانا گیا۔ جب کہ اس میں بہت سی ایسی مستثنیات پیدا کر دی گئی ہیں جو کسی صورت میں جائز نہیں۔ ہمارے ملک میں زرعی ٹیکس آج تک نہیں لگ سکا۔ ہمیں توقع تھی کہ شاید عشر کی وجہ سے پہلی مرتبہ یہ دروازہ کھلے گا اور زراعت میں جو قوم کا حق ہے وہ ادا کیا جائے گا۔ لیکن عملاً یہ ہوا ہے کہ جو اندازہ عشر کے بارے میں تھا اس کا ایک بٹا بیس اور باقی تمام زکوٰۃ کا جو اندازہ تھا اس کا ایک بٹا پانچ کسی ایک سال میں آیا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ یہ اللہ کا مقرر کردہ حق ہے جسے ہمیں ادا کرنا ہے اور جس معاشرے میں زکوٰۃ دی جاتی ہے اس میں خوشحالی آتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ برکتوں کی بارش کرتا ہے' اس میں انصاف پروان چڑھتا ہے' اس میں غربت ختم ہوتی ہے' اس میں لوگوں کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں۔ اور یہ وہ معاشرہ ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کو بڑی شکایت ہے علمائے کرام سے' کہ وہ بڑے تنگ نظر' لکیر کے فقیر' تبلیغ کے پابند ہیں اور وہ نئے دور کے تقاضوں کو نہیں جانتے۔ میں اپنے ان دوستوں سے کہوں گا کہ وہ ان رپورٹس کا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ آپ یہ دیکھئے کہ اس اسلامی نظریاتی کونسل میں تمام مکاتب فکر کے چوٹی کے علماء موجود رہے ہیں اور ان سب نے یہ بتایا ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم کو کہاں کہاں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ شریعت کے قانون کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آج کی ہماری کیا ضروریات ہیں اس میں انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کو غریبوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائے' انہوں نے بتایا ہے کہ اس کے ذریعے آپ معذوروں کے لئے معاشی انصاف' سوشل سیکورٹی کا نظام قائم کر سکتے ہیں۔ ہم نے کیا کیا ہے۔ ہم نے لوگوں کو ۸۰ روپے سال دینے شروع کر دیئے جس سے لوگوں کا ایک مہینے کا خرچہ بھی پورا نہیں ہو رہا۔

لوگو جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اس لئے کہ زندگی کو خانوں میں بانٹ دینا کہ اتنا اسلام کے لئے ہے اور اتنا اسلام کے لئے نہیں ہے یہ رویہ مسلمان کا رویہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس رویئے کو بدلنا ہو گا ہمیں پوری زندگی کو اسلام کے لئے مخصوص اور وقف کرنا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اس کے لئے ہمیں اداروں، خاندان کا ادارہ، معاشرے کا ادارہ، قانون کا ادارہ ریاست کا ادارہ، معیشت کا ادارہ، عدالت کا ادارہ، ان تمام اداروں کو بھی بدلنا ہو گا لیکن یاد رکھئے کہ ان اداروں کے ساتھ ساتھ جو اندر کا انسان ہے اسے بھی بدلنا ہے اگر اسے ہم بھول گئے تو صرف یہ ادارے تبدیلی نہیں لا سکتے اسلیئے اسلام کا اصل کنٹری بیوشن ہی یہی ہے کہ اس نے ایمان، اخلاق اور کردار سماجی ادارے اور قانون ان چاروں کو ایک ہی مقصد کے لئے مسخر کیا ہے جب تک یہ طریقہ آپ اختیار نہیں کریں گے آپ اسلامی نظام کو قائم نہیں کر سکتے۔

جناب والا! میں اپنی گفتگو کو اس نکتے پر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں اسلامی نظریاتی کونسل نے بڑی مفید خدمت انجام دی ہے علمی اور عملی دونوں اعتبار سے ہیں اسنے ہماری ذمہ داری کو بڑھا دیا ہے۔ کل کی پارلیمنٹس یہ کہہ سکتی تھیں کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اسلام کا تقاضا کیا ہے۔ ہماری تعلیم ہمارا ذہنی پس منظر کوئی دوسرا تھا لیکن آج آپ کے سامنے ان دو کونسلز نے ایک مکمل نقشہ اس بات کا رکھ دیا ہے اور جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں صرف قانون کی باتیں ہیں وہ صحیح بات نہیں کہتے۔ اگر آپ اس کو دیکھیں تو آپ یہ پائیں گے کہ ان چاروں میدانوں میں ایمان اور احترام دین، قوانین، معیشت، معاشرہ اور اس کے ادارے، اسلامی نظریاتی کونسل نے ان کے بارے میں تفصیلی سفارشات دی ہیں۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے اس قوم کے سامنے اور اللہ کے سامنے کہ اس کی روشنی میں ہم وہ قوانین بنائیں جن کے ذریعے ان کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اس کے ذریعے ہم وہ ڈائریکٹوز حکومت کو دیں تاکہ حکومت اپنی پالیسیوں کو بدلے اور آج تک مکھی پر مکھی مارنے کا اور مغرب کی نقالی کا جو کام ہوتا رہا ہے یہ روش اب بدلے اور پھر ہم احتساب کا کام انجام دیں۔ ہم محض عرض داشتیں پیش نہ کریں بلکہ ان لوگوں کا گریبان تھام لیں جو اسلام کا وعدہ کرنے کے بعد اسلام کی روشنی اور اسلام کے احکام کے واضح ہو جانے کے بعد ان پر چلنے کے لئے تیار نہیں

[Prof. Khurshid Ahmad]

ہیں۔ ہمارے سامنے زندگی کا یہی راستہ ہے اور میں اس دعا پر اپنی گفتگو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنائے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ اس لئے کہ اللہ کو یہ بڑا ناپسند ہے کہ کہا کچھ جائے اور کیا کچھ جائے۔

جناب پریزائیڈنگ افسر: اب میں جناب محمد علی خان ہوتی صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

ایک معزز رکن: کورم نہیں ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین: گھنٹی بجا دیں۔

(گھنٹی بجائی گئی)

Mr. Presiding officer: As the quorum is not complete, the House is adjourned to re-assemble tomorrow at 4.30 P.M.

[The Senate then adjourned to meet again at 4.30 P.M. on Thursday, February 6th, 1986.]

PCPPI–2347(86)/Senate–11-3-1987–300.